7ol III
No 21



Tuesday
16th December, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Adjournment of Business re demise of Shri P Shri Ramulu	1495—1499
Business of the House	1500—1501
Discussion on the Resolution re reservation of 40% production of sarees and dhoties to the handloom industry	1501—1550

Price: Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday the 16th December 1952

TWENTY FIRST DAY OF THE THIRD SESSION

The Assembly met at half past two of the clock

[Mr Speaker in the Chair]

Adjournment of Business Re Demise of Shri P Sri Ramulu

جناب مسٹر (شری بی رام کسن راؤ) مسٹر اسپیکر سر ایوان کے ...
کارروائی شروع ہونے سے قبل ... ایک ... اطلاع ... ہے ... درد ... اور ... ہوں
کل رات کے واقعہ ... شری ... ری سری راملو کا انتقال ہوا ... اکتوبر ... رت
رکھا تھا ... دن کے فاسٹ (Fast) کے بعد دیہات (देहात) ہوگیا ... ہاؤس
اس سے ... واقف ہے کہ موصوف نے کس وجہ اور کس مقصد کے حصول کیلئے برت
رکھا تھا ۔ آندھرا اسٹیٹ کے فارمیشن (Formation) کا مسئلہ ... دن سے زیر
غور تھا ... کے بارے میں ... کوئی اختلاف ... ہوسکتا اور ... ہے ایک
چھوٹا سا ... جو ... گا وہ یہ ہے کہ شہر مدراس کی ... جو نزاع آ ہزار اور
... میں ... ہوگئی تھی ... کو دور کرنا تھا اس سلسلہ میں ... میں ہوئیں
... لیڈروں نے اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی لیکن افسوس کے ساتھ
کہنا پڑتا ہے کہ گتھی اب تک سلجھ ... سکی ... (Impressions) حاصلہ
صحیح ہوں ... غلط ہوں میں سمجھتا ہوں کہ کچھ اختلافات پیدا ہوگئے ہیں اور یہ
محسوس کیا گیا کہ سنٹرل گورنمنٹ کو اس معاملہ میں جیسی دلچسپی ... چاہئے ... دلچسپی
وہ نہیں لے رہی ہے کچھ ... ہی ملک (Feeling) ... ہزار کے ایک سیکشن
(Section) میں ضرور پیدا ہوگئی تھی ... کی وجہ سے کچھ ... احساس
رکھنے والی تھیں اور ... رکھنے والی تھی کہ ملک اور خاص طور پر گورنمنٹ
آف مدراس کی توجہ اس طرف ... ول کرائی جاسکے شری ... سری راملو جی گاندھی
... کے بڑے معتقد ... تھے وہ ... جی کے اندولن (आंदोलन) میں
شریک رہنے کے علاوہ ایک بہت بڑے ... اور ایک اچھے کنسٹرکٹیو ورکر
(Constructive worker) تھے انہوں نے آندھرا اسٹیٹ کے ... کاز
(Noble cause) کیلئے اپنی جان کی بازی لگادی
شری ... سری راملو کی عمر ... برس کی تھی انہوں نے کئی برس ... میں گذارے اور ...
برس گورنمنٹ کے خلاف جو اندولن کیا گیا اسمیں وہ شریک رہے ...
کانگریس کے ... کاریہ کرتا (कार्यकर्ता) رہکر اپنی زندگی گذار رہے تھے ۔

1

اسمبلر کو لیں اور انہوں نے ان کی اپنی پروا نہ تھی وہ بہت ہی مخلص دل کے
ساتھ ممبری کام کرنے والے اچھے کارکن تھے انہوں نے اس غرض کیلئے بھا نہ واسطے
روع کیا تھا جو انہوں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے انکا یہ خیال نہ تھا کہ کوئی عملی
یا سیاسی مسئلہ کی پیدا کریں بلکہ انکا مقصد یہ تھا کہ چونکہ اندھرا اور تامل ناڈ میں
مدراس شہر کی کوئی مسئلہ ور طے نہیں ہورہی تھی اسلئے انہوں نے یہ مناسب
سمجھا کہ ان دونوں کو دور کر سکے اور انکی توجہ دور کرنے کیلئے انہیں اخلاقی
طور پر مجبور کیا جائے اس وجہ سے انہوں نے برت رکھا افسوس ہے کہ ۵۰ دن کے
عرصہ میں یہ نہ ہو سکا کہ آندھرا اور تامل میں ملکر شہر مدراس کی نسبت کوئی فیصلہ کریں
بہر صورت ۵۰ دن کے بعد ۵۸ ویں روز انکا دیہانت ہوگیا یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہوا
ہے اور اس حادثہ کی وجہ سے صرف آندھرا اسٹیٹ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ
سارے ملک میں ایک قسم کی بیچینی اور درد پیدا ہوئی ہے انکے اس طریقہ سے دیہانت
ہونے سے ہم سب کو دکھ ہے نہ صرف حیدرآباد اسٹیٹ ورخاص کر تلنگانہ کے نواسیوں
کو (निवासियो को) بلکہ سارے لوگوں کو انکا بہت دکھ اور افسوس ہے۔
اور انکے پسماندگان کے ساتھ ہم سب ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔

اس اسلئے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شری ی راملو صاحب میں
ایموشنل اویرنس (Emotional awareness) دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ
تھی اس کی وجہ سے انہوں نے اپنی جان قربان کردی یہ کہا جاتا ہے کہ آندھرا ایموشنل
اویرنس (Emotional awareness) زیادہ ہوئی ہے اس سے بہتر یہ ہے
مسئلہ کو سلجھانے میں اور حربوں کو بھی دخل ہے اس کی وجہ سے غالباً یہ نتیجہ برآمد
ہوا کہ انہیں اپنی جان کی قربانی دینی پڑی بہر صورت ہمارے پورے ہاوس (اس جانب
اور اوس جانب) اور تمام سیاسی جماعتوں کیطرف سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شری
پی سری راملو صاحب کا اس طرح سے دیہانت ہونے پر ہم سب دکھی ہیں اور میں
عالیجناب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی اس دکھ اور افسوس کی اطلاع ہماری
طرف سے بھیجادیں

اسکے علاوہ عالیجناب سے میں یہ بھی درخواست کرونگا کہ جب ہم اس حادثہ پر
خیالات اور جذبات کا اظہار کرچکے ہیں تو تھوڑی دیر کیلئے اڈجرن (Adjourn)
ہوجائیں کیونکہ آج کوئسچن اور (Question hour) بھی نہیں ہے اسکے بعد
ہم پھر اپنا کام شروع کریں توکوئی حرج نہیں ہے اس طرح سے ہاوس کے ہم تمام ممبرس
کے خیالات اور جذبات کی نہ صرف ترجمانی ہوگی بلکہ اس سے ہمیں ایک قسم کی تسلی
بھی ہوگی ۔ اس وجہ سے میں عالیجناب سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم سب تھوڑی دیر
کیلئے اڈجرن ہوجائیں ۔

شری وی ڈی دیسپانڈے (اپاگوڑا) کل رات کے سوا ۱۱ بجے جو واقعہ ہوا
ہے اس سے ہم سب کو دکھ ہے ۔ نہ صرف اندھرا بلکہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے

سوب دبہاسہ کرکے ھیں انکے د ا ر ھم تمام لوگوں کو جو اندھرا اور دیگر را ن کے لحاظ سے ۔ انا اھیے ھیں بہت کچھ سہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اندھرا اسٹیٹ کا سوال اور وں کے لحاظ سے بہت سانے کا سوال حل کیا جانا تو المیا حادثہ نہ ہوئے پاتا پھر اراس کے متعلق بہت سے آندھرا یہ سمجھتے ھیں کہ و اندھرا کا حصہ ہے اس سالہ میں اور بھی بہت سی پیچیدگیاں ھیں ان تمام کیوں کہ علاحدہ رکھیے ہوئے گر اندھرا اسٹیٹ بنایا جاتا تو پی ری راملو اپنی جان کی قربانی نہ لگاتے اس لیے اج ہی میں اس ہاوس کے تو ط سے حکومت ہند سے یہ اپیل کرونگا کہ ایسے جھگڑے جنکے بارے میں کوئی نزاع نہیں ہے کم از کم ان تمام کو ملا کر فوراً ایک اندھرا اسٹیٹ بنا دیے تاکہ جو مانگ آندھرا راسٹر کی جانب سے ہو رہی ہے و ی ہر کے ی ری راملو جیسوں نے اپنے بلدان (बलिदान) سے اس سوال کو اٹھائے رکھا ہے انکی خواہش کو پورا کرنے کا اگر کوئی را ہے و یہی را یہ ہوسکتا ہے کہ کہ پی سری راملو کی مانگ سے جھے ھرا ھرا راستری ہے یہ صرف اندھرا راستری بلکہ حکومت کا ہر بھاری یہ خاصا ہے کہ جلد سے جلد اس سوال کو حل کیا جائے

انکے ﻭﻓﺎﺕ دار اور پر اندوہ کے ا ہ اظہار ھمدردی کے لیے جو تجویز پیش کی گئی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں انکے علاوہ میں نے جو قرار پورے دن کے ایڈجرنمنٹ کے لیے رکھی ہے اسکو یہ لیے ہوئے اگر تھوڑی دیر کے لیے بھی ہم اڈجرن ہوتے ھیں تو اس میں کوئی ھرج نہیں ہے آندھرا اسٹیٹ بنانے کے لیے جس سوب نے اپنی جان کی باری لگادی اسے میں پھر ایک بار سردھانجلی (श्रद्धांजली) دیتا ہوں ۔

شری جی راجہ رام (آرور) ابھی ابھی اس ہاوس کے لیڈر نے کل رات کے المناک واقعہ کی طرف اشارہ کیا اور اس ہستی کے بارے میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا اور سردھانجلی پیش کی اس دکھ اور غم میں میں بھی اس ہاوس کے سارے ممبروں کے ساتھ شریک ہوں یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے جسکے بارے میں کوئی اختلاف رائے ہوسکتا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آج یہ مسئلہ جس کے لیے سری پٹی سری راملو نے اپنی جان کا بلیدان کیا اتنا نازک اور سیریس (Serious) کیوں سمجھا جا رہا ہے ؟ ابھی آنریبل جواہر منسٹر نے کہا کہ اندھرا اسٹیٹ بنانے کا سوال بہت کا بہت امر ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ ہماری ۲ سال کی جدوجہد آزادی ان ہی بنیادوں پر چل رہی تھی ۔ ہمیں آزادی حاصل کرکے آج چار پانچ سال ہوئے لیکن ہم دیکھ رہے ھیں کہ اس مسئلہ پر آج بھی حکومت اہمیت نہیں دے رہی ہے ۔ حالانکہ وقتاً فوقتاً اندھرا دیس کے سارے لوگوں کی طرف سے ایک مانگ کی گئی اور پرزور مانگ کی گئی جس کے لیے انہوں سارا تیاگ (त्याग) اور بلیدان بھی لگا دیا ۔ چنانچہ اب سارے دیس حکومت ہند اور عوام کو بھی اس کا پتہ چل چکا ہے

کہ اندھرا راشٹر کا سوال کو اندر ہمیشہ رکھا ہے اور اس کے لیے ہر مخلص کمعدر
مانگ کر سکتا ہے یا انداد دے سکتا ہے اس کے لیے گورنمنٹ اف انڈیا کی طرف سے
کچھ کوشش ہوئی مگر یہ کہنا کہ کبھی کھلے دل کے ساتھ کوشش کی گئی جب ساری باتیں جانتے ہیں اس بات میں میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس
کے لیے کیا رکاوٹ ہے اگر کوئی سنجیدگی پیدا ہو تو ہم کو بھی ہم باہمی طور پر
حل کر سکتے ہیں جو اس کے دھیان میں ہری ہے بھی اس کے لیے دوا کی کمیس
(Attempts) لیے ہیں ہیں کہ جو وی پی رپورٹ کے نام سے
یہ ہیں مگر اس میں بھی کئی رائے دہندے کے ساتھ ہیں ہے ہوسکتا ہے کہ
اس بڑے ... میں دو ایک اختلاف ہو مدراس میں جو دو رائیں ہو گئی ہیں
وہ ایسا نہیں ہیں لیکن ... پڑھا ہوں کہ سکو حل بھی کیا جاسکے
ہم دیکھ سکے ہیں ... راج میں ہمارے آزادی کے مطالبہ پر کہا جاتا تھا کہ
ہم لوگ ایک ساں کا مطالبہ کری ہے ہم دونوں ایک ہی رضی ہو جاؤ تو ہم تو
جانے کے لیے تیار ہی ہیں ... بھی حکومت وہی طریقہ اختیار کر رہی ہے میں یہ
سمجھتا کہ ... پر ... کر حکومت او کسی جانوں کا بلدان لیگی۔ یہ مسئلہ
بالکل صاف ہے ... کئی اختلاف رائے ہیں مدراس کا جو ... اندرا
(Undisputed Area) ہے اسکو ایک صوبہ بنایا جاکر دوسری
باتوں کے لحاظ سے دو را ... (प्रान्त) بنایا جاسکتا ہے کسی
مجموعہ پر اتفاق رائے ہوسکتا ہے اور اگر یہ بھی ہو تو یہ مسئلہ ... سامنے
(Plebiscite) یا ریفرنڈم (Referendum) کے ذریعہ طے
کیا جاسکتا ہے بہر حال یہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ... جیسے اندھرا کے
بڑے بڑے ... رہے ہیں ... وہ پہلے ہی سے ... زندگی کو ... قربان
کرنے آ رہے ہیں ... گورنمنٹ اف انڈیا سے صاف صاف کہا ہے اور ... مگر
(Census figures) بھی پیش کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ کس طرح
آندھرا ... کیا ہے ... ہے یہ مطالبہ ... کے لیے ہیں
کیا تھا ... اندھرا صوبہ کے لوگوں کے لیے مطالبہ کیا تھا آج ہزاروں
بلکہ لاکھوں لوگ اسی کی طرح اس مطالبہ کے لیے اپنی جانیں بلند کرنے کے لیے تیار
ہیں ایسے مطالبہ کو ... ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں اس ہاؤس کے
وسط سے گورنمنٹ اف انڈیا کے ... ان فیلنگس (Feelings) کا اظہار
کرنا چاہتا ہوں ... اس معاملہ میں ذرا سی دیری بھی نقصان رساں ہوگی ساتھ ہی
... جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا ان کے ... داروں کے نام ایک تعزیت نامہ
بھیجا جائے ... ہاؤس ... ضروری ہے ... وہ ایک دن ... ا
ایک ... یہ ایک طرح اپنی رسپکٹ (Respect) کو ظاہر کرتا ہے
جس طرح لیڈر اف دی ہاؤس (Leader of the House) نے ... کی
آدھ گھنٹے کے لیے ہاؤس ایڈجرن (Adjourn) کیا جائے تو مجھے اس سے اتفاق ہے۔

श्री रामणी देवी (सिरसिरा गढ़फूज) माननीय स्पीकर महोदय आंध्र प्रांत के लिये पुट्टी श्री रामलुजी ने अपनी जान न जानता जो बलिदान दिया है जिससे आंध्र का प्रत्येक मनुष्य दुःखी है। और यह हर वरावर्ती लोगों के लिये भी दुःख की बात है, जिस हाअस के सब आनरेबल मबर के लिये भी यह एक दुःखदायक बात है। जिस विषयमें मन यह सुझाव रखा था कि श्री पुट्टी श्रीराम की आत्मा को शांती प्राप्त होने के लिये हमारा हाउस दो मिनिटतक खड़ा होकर खामोश रहे। यह चाहती हूं कि

Shri Ankush Rao Venkata Rao (Partur) Mr Speaker, Sir May I ask the leave of the House to express my thoughts about the sad demise of Shri Potti Sriramulu Almost all the parties accepted long ago the principle of forming linguistic States when we attained independence but unfortunately we have not been true to our promises up till now and that late adherence to those promises today has shown a sad result in the wasting of an honest son of the Country This occasion I do not think is to express any comments whatsoever but only to express our heart felt sincere condolences for the man who had deep convictions about the promises that were made It also emphasises the great urgency and the deep resentment that is being felt in the South especially for the formation of the linguistic States I only would express my condolences and would request the House to convey to the relatives of the bereaved our share in their mourning

مسٹر اسپیکر ہم آج بڑے دکھ کے ساتھ اس جگہ ہے ہیں دکھ
سری پٹی سری رملو کے بلیدان کی وجہ سے ہوا ہے ہاوس نے جس دکھ کا
اظہار کیا ہے میں بھی اس میں شریک ہوں واقعی ان نے ایک ڈسٹ کا وکس
(Deep conviction) کے حساب سے اما ٹ (Trust) حلالا او الاحر
او س کا معام ہے کہ اکا دیہانت (देहान्त) ہوا ہیں سمجھا
ہوں کہ اکے بلدان (बलिदान) کو وہ سے اکے دل میں جو کار
(cause) تھا وہ فاسانہ ہے کا جس طرح سے ان نے ان دا ہے
اسکی وجہ سے گو وہ دیاوی معنی ہمارے یہاں موجود نہیں ہیں لیکن اکی روح امارٹل
(Immortal) ہو گئی ہے انہوں نے ہند ستان کی اتہاس (इतिहास)
میں ایک بہت بڑا نام پیدا کیا ہے

جس طرح لیدر آف دی ہاوس نے کہا اور دوسرے ارکان نے بھی ہاوس کی ہم مارک
آف رسپکٹ (Mark of respect) کے طور پر دا کام سارے ہیں ہم ک ملدی کرتے ہیں

The House then adjourned till half past three of the Clock

THE HOUSE REASSEMBLED AT HALF PAST THREE OF THE CLOCK

[Mr Speaker in the Chair]

Business of the House

مسٹر اسپیکر ... و ساب ... ط ...
(Adjournment Motion) ... ھے ... گئے
ھیں سکے ... ( ) ... کلا ...
(No confidence Motion) ... کیے ... ھیں ... کلیے
خود بخود ... ھرگی ... کی ...
سمجھا

Now we shall take up the resolution

سری می ایم وینکٹ رام راؤ ... (Privileges Committee)
کے ارے ... *
مسٹر اسپیکر ... کیے

Shri M Butchaiah As per the bulletin issued for the extended session of the Assembly from 16th to 19th it has been stated that official business will be transacted whereas it has been stated in the House that the no confidence motion will be taken up on 17th 18th and 19th I want to know

Mr Speaker That business also is an official business

Shri Phoolchand Gandhi (the Minister for Public Health Medical and Education) The hon Member is confusing Government business with official business

Shri L K Shroff (Raichur) I rise on a point of order, Sir There is an amendment moved by the hon Member for Ippaguda which mixes up more than one issue I want to know whether such a thing could be done under the rule In the first paragraph of the amendment it is stated at the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of the aforesaid measures

Mr Speaker Regarding that I have already said that the amendment has been moved If there was any objection for the amendment being moved the hon Member should have raised it then and there

Shri L K Shroff But there was no time for us yesterday to go through and examine the amendment

Mr Speaker Now we shall take up the resolution as well as the amendments together

Discussion on the Resolution regarding reservation of 40% Production of Sarees and Dhoties to the Handloom Industry

Shri V B Raju The Minister for Labour Rehabilitation Information and Planning Mr Speaker Sir The resolution that is introduced in this House contains two parts one welcoming the move that has been taken by the Government of India and the other projecting the concession as an important measure to an important section of the working class namely weavers

The history and the present condition of this important section of society is a very long one the history is a very long one and the present condition is a miserable one India is the birth place for cotton manufacture But with the mechanisation and Industrial Revolution in the west and with the opening of Suez Canal and also with the emergence of the British Raj in our country this industry

Mr Speaker I think the hon Minister has given notice of one amendment Is it not so?

Shri V B Raju Yes sir

Mr Speaker Then the hon Minister may move the amendment first

Shri V B Raju In the second line of the resolution inadvertently the words and sarees have been put Actually that is not correct and so I beg to move

That in line 2 of the Resolution the words and sarees be deleted

Mr Speaker Amendment moved

That in line 2 of the Resolution the words and sarees be deleted

Shri V B Raju I am just mentioning that due to certain factors this ancient industry has put to such a crisis that those who

are associated with the industry are not only reduced to hand to mouth existence but are also turning to be a social evil The gravest danger to the peace and prosperity of any country is the idle man power and as hon Members know the backbone of any country is the killed man power and this skilled man power in any country if allowed to be idle is not only a positive loss but also is a negative evil to the stability peace and prosperity of that country Being alive to this situation the Madras Legislature has Passed a recommendatory resolution of similar lines and conveyed to Government of India That resolution contained the reservation of dhoties with border and coloured sarees to be exclusively reserved for handloom weavers But our resolution goes a bit further and urges that all dhoties and sarees which come under the purview of 20 to 80 count should be exclusivsly reserved to handloom weavers

In this State there are a lakh and ninety thousand handlooms on which nearly 3 lakhs of workers men and women work Added to this a similar number of dependants are there Thus all put together six lakhs of people men women and children depend upon this industry Compared to this the textile mills forming part of a large industry employ only fourteen thousand workers These fourteen thousand workers comprise of different categories—spinners weavers and also ancillary staff like clerks watchmen and so on

The Planning Commission while enunciating the State Policy has clearly mentioned that the State Policy of village industries should be that wherever large scale industry competes with cottage industry an appropriate course to adopt would be to try and formulate a common production programme One of the important factors that should be considered in drawing up this common production programme is reservation of spheres of production The common production programme necessarily implies a measure of control by the Government especially on the organisational side of the industry The reservation of spheres has already been effected on a small scale between organised textile industry and hand loom weavers In view of the employment which has become a fairly constant feature of the hand loom industry there is scope for the extension of this principle

Our resolution is in conformity with the principle enunciated by the Planning Commission that a common production programme should be drawn up for the large scale and village industry

and to achieve that purpose while drawing up that programme I submit a measure of control is necessary Our present reso lution conforms to that principle and suggests and recommends to the Government of India to reserve certain patterns to the hand loom sector

Without going into detail about the conditions that are obtaining all over India I would like to tell something about the Hyderabad situation which reveals very threatening picture Hyderabad is the third biggest in cotton production in India All the cotton that is produced in Hyderabad is not consumed In 1951 52 cotton to the value of 15 crores 19 lakhs has been exported and in return what did we import? We imported cloth worth 14 crores and 60 lakhs and yarn worth 2 crores and 88 lakhs of rupees This clearly reveals that while we export employment we are importing unemployment If these figures are scrutinised it will be clear that the raw material which could have been very profitably utilised here is being exported and cloth which could have been easily manufactured here is being imported

That shows that there has not been planning to connect pro perly the raw material and the manufactured goods Not that there is *no sufficient man power to consume this cotton, not* that there is no demand for cloth but the raw material hasbeen left in the hands of profit makers who make many by exportingcott on Similarly the cloth which could have been produced by the hands loom weavers was being produced by the big mills in India This has been the unfortunate situation If the right type of industrial policy is to be evolved and if this raw material that is available in this State is to be profitably converted into finished goods it is very necessary in the first place that the textile industry should evolved a common programme of production

In the year 1949 the Government of India allowed a reserva tion of certain items to the handlooms These items included sarees with borders exceeding 2 in width and also sarees with zari or gold colour or silk yarn in the borders Also sarees which have got silk yarn in their body were reserved for the handloom industry That means the Mills were prohibited from manufacturing these types of sarees Dhothies the borders of which would exceed ¼ also were not to be manufactured by the mills Some other items like Lungies Dustars Towels etc were also reserved for handloom weaving But experience has shown that the mills could produce cloth of similar width and get them dyed,

printed and coloured outside Also cloth of the same width of dhoties was being manufactured in the mills and the borders were being supplied from outside This sort of by passing has taken place and the advantage which should have accrued to the handloom industries did not really accrue There is a criticism that if this manufacture of sarees and dhothies below 80 counts is left to the handloom industry then it will not be able to produce enough stocks But if satistics are considered the capacity to produce in the handloom industry is so much that it can produce not only for India but even for export The yarn supply hitherto has been so meagre that no loom worked for more than 10 days If every loom workes for a month of 24 working days with a day of 8 hours it can produce easily 100 to 120 yards of cloth So the fear that is expressed that if these two patterns are reserved for the handloom they may fail to supply sufficiently to the consumer is not justified Hyderabad having such an important place in the production of cotton and also having 1 90 000 looms will be very successful if production is so planned that the textile industry will not be competitive complementary As a matter of fact experts in the industrial sector advise that the large scale industry should be utilised to manufacture semi finished goods The finer finish or the fuller finish should be left to the craftsmen The large scale industry has a great handicap in not being able to change the pattern as as and when it likes or as and when the market demands It has only this advantage of taking to mass production of a particular pattern If that pattern has to be changed it needs lot of dislocation The advantage the handloom industry has is that as and when the market demands a change in the pattern it can easily adjust itself Semi finished goods like yarn are producers commodities There are three types of commodities one is the consumers commodities the other is the producers commodities and the third is the craft goods It will be advantageous or it will be economical for the large sale industry to produce producers goods like yarn metal sheets etc If brass heets are manufactured by large scale industries the craftsmen the metal workers will be able to convert them into vessels or into some other finished goods In this connection if the large scale industries confine themselves to producing yarn the hand loom weavers are there to convert it into a finished product This sort of co ordination or integration is necessary If weaving is taken on a large scale by the mills while unemploying lakhs of weavers it will lead us to such a catastrophe which we will not be able to face 2½ crores of rupees have been invested in the

textile industry in the state and after investing 2½ crores of rupees we could not provide employment to more than 14 thousand people taking it for granted that we are capable of expand ng this industry and putting in more capital Is it possible to rehabi litate 6 lakhs of weavers in the urban areas I n my opinion it is a stupendous task and it is not a thing worth while t ying The urban areas are already overcrowded and the other problems that spring up are hou sing water supply medical and etc Many such d fficulties have to be conf onted and we are already confronting some Displacing this rural population and making them march to urban areas and making their lives miserable is not a thing which we are v sualising The craftsmen should be allowed to be in the village India is a land of villages Urban isation does not mean that the 22 thousand villages in Hyderabad should be completely dislocated and all the people should be brought together into two dozen or a dozen places That is not urbanisation and that is not what we are trying to do Just for the sake of electricity for the sake of the cinema the newspa per or the radio the villager need not march to the town We will have to carry electricity newspaper and the radio to his hut That should be the process Impoverishing the worker through making him unemployed in the village and making him march to the urban areas will be a wrong economic policy There are some who say that the handloom industry is a subsidiary industry and therefore the handloom worker can afford to be an agricul tural worker But the hon Members know that land is already over populated 68% of the population in the state live on land Our endeavour should be to divert a portion of the population to other occupations So it is no good arguing that the handloom worker in the village should live upon land Considering from all these points of view the Government has come to the conclusion that the production sphere must be fixed and reservations must be made In Hyderabad there are 6 textile mills and the number of looms are 2 572 The hon Member from Ippaguda has brought amendments pertaining to the unemp loyment that may be caused by reserving the production of Dho ties and Sarees to the handloom weavers It is never meant in this resolution that the looms should be closed in the textile mills There will be ample work to produce other patterns It is never visualised that one must be robbed to pay the other This is not the case The mills could take up to other patterns and need not take to retrenchment but we should see that the mills should not expand their loomage If at all there should be

any expansion it should be in the direction of increasing the spindles Our mills should be capable of producing all the yarn that is necessary for the handloom industry That is the idea There is no suggestion that the present looms should kept idle and the present workers in the textile mills shall be thrown out In the handloom sector also there are nearly 40 thousand looms which are idle They were idle some time ago because they could not get yarn But now even the looms which are getting yarn are forced to be idle the reason being that there is accumulation of stocks The cost of the stock is estimated to be about 40 lakhs of rupees

This is due to the export market becoming less responsive and the large scale industry trying to oust the handloom industry by producing Sarees and Dhoties which are less costly Dhoties and Sarees produced by the handlooms are costlier than those produced by the mills

Shri V D Deshpande May I know what is the percentage of Dhoties and Sarees and the total production in yards of the textile mills in Hyderabad

Shri V B Raju I have tried my best to collect the figures The handloom weavers organisation could not keep a correct record but they say this is a very great percentage

Shri V D Deshpande I want the figures about textile mills I want to know the proportion of Dhoties and Sarees compared with the other total production in the textile mills

Shri V B Raju I could get the figure for the whole of India but I could not get it for Hyderabad For the whole of India there are 28 lakhs of handlooms producing 1800 million yards of Dhoties and Sarees This is the figure I could get on an all India basis I could not get the figure pertaining to the mills regarding their percentages of Dhoties and Sarees and other patterns

I was mentioning about retrenchment and as I said it is not necessary that the looms should be closed in the Mills and the workers should be thrown out of work

The large scale industry is trying to oust the handloom industry in the export market as well as in the home market In the Home market the sarees and dhoties that are being produced by the Mills are being sold at a cheaper rate the reason being

that the yarn supplied to them for weaving within the mills is working at a cheaper rate The yarn that is being supplied to the handloom weavers has to go through a particular process which is making an additional charge on the cost The mills have to reel it then make it into bundles pack it stamp it and it has to pass through so many bottlenecks and when it reaches the weaver it goes up by 20 to 30 per cent So the cloth produced by the weaver is unable to compete with the cloth produced in the mill This is a very important factor and the Government also is considering how the extra charge that is now being added in the cost or in the price of the yarn that is given to the weaver could be avoided That is one thing

Another thing is the textile industry has an organisation has the advantage of an intellectual publicity and quick transport and it could eclipse the handloom cloth in the outside market

Mr Speaker I would like to invite the attention of the Member to Rule No 154 which says

'No speech on a resolution except with the permission of the Speaker, shall exceed fifteen minutes in duration

Provided that the mover of a resolution when moving the same and the Minister concerned when speaking for the first time, may speak for thirty minutes or for such longer time as the speaker may permit'

So 30 minutes and 15 minutes is the standard At the time of addressing, this standard should be borne in mind Of course I am not suggesting that the information that is necessary should not be given

Shri V B Raju I have got two handicaps, one is I am not the Industries Minister

Mr Speaker Allright, the hon Member may continue

Shri V B Raju The handloom industry is facing the same situation today as the large scale industry of the country faced at the time of the British regime, when it demanded protection from the exploitation of foreign imports When large scale industries could enjoy that privilege at that time and later on why should not the handloom industry ask for similar protection while aggression is taken place ? There is every justification for

the demand of this protection by the handloom weaving section The reason why this resolution is brought before the House is that the people n this profession have ventilated their grievances and have been ventilating them from a very long time on the platform in the press and so on and they have done whatever they could As a section of the society they did so But if this resolution gets the approval of tl is Ho ise there will be more weight to this demand that all the sections of society have suppor ted their demand That is the very reason why the approval of this House is being sought

The amendments moved to this resolution contains an appeal to the Government of India and the Govt of Hyderabad for certain other concessions I would like to remind the mover of of this amendment that this resolution is an official resolution it is a Government resolution and myself being a Member of the Government it will be too impertinent or too funny n my part to request the Government to do such and such a thing That is the technical objection to this amendment

Shri V D Deshpande Mr Speaker Sir On a point of informat on when the House has seized of the resolution I think it ceases to be of any particular person When the whole dis cuss on starts it is the House that has taken hold of the Resolu tion and I do not believe that it can be supposed that any parti cular person or Min ster as such can put himself in possession of the resolution but it is the House collectively that seizes of it May I know the position about this ?

Shri V B Raju What I wanted to say was that it is a resolu tion moved by the Government and when Government itself has brought a resolution before this house it is superfluous if an appeal urging the Government to do something is incorporated in it It is allright so far as it concerns the Government of India but with regard to the Govt of Hyderabad if the Government could accept this amendment it could without this amendment, do it What I am trying to submit is that it is not necessary

Apart from that I would like to deal with the merits and demerits of the amendment in parts The first part says

That instead of entirely depending on the imports from dollar Sterling area of high prices other avenues should be utilised to meet our needs of long staple cotton

There is nothing like Dollar Sterling area as distinct from non Dollar Sterling Area The Government of India could naturally look to a market which would supply at a cheaper rate and also which would accept rupees or which will accommodate any foreign exchange If other areas would provide at a cheaper rate than at the rate at which the present areas supply the Government of India would always take it and it has been said more than once that the policy of the Government is not to confine itself to any particular area or show any particular favouritism to any particular area Therefore this recommendation to the Govt of India is not necessary They know very well about it and by suggesting this there is no immediate benefit that accrues to our handloom weavers in the State Secondly the cotton that is imported is long staple cotton and it may be available only from certain particular areas It cannot be imported from any country and every country it is imported from the areas from where this type of cotton will be available Our Desi cotton can produce the coarse and the medium type of yarn For fine and super fine yarn long staple cotton is necessary and the quantity that is estimated to be required is about 12 lakhs of bales As the Government knows it is countries like Egypt that can supply this type of cotton and we are not aware whether Egypt falls within Sterling Dollar area or any other area

Then the second part of the amendment is that yarn produced in our country being short of our own needs should on no account be exported As a matter of fact very little quantity of yarn is being exported If there is any export it is for the reason that the weavers have failed to lift it So this also is not necessary since the Government fully realise that local needs come first and then only can any export be allowed

The third part is that the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military police and postal departments and supplying municipal employees through Corporation Municipalities etc etc For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted etc etc In this connection I might state that a memorandum has been submitted by the Central Weavers Organisation and the Government has already assured them that whatever concessions possible would be given to the weavers and as the hon Members know the Government have constituted a handloom Board—and there may be State Boards

too—and it is under the consideration of the Government to form a similar Board here So when the Government is already considering the demands of the Central Weavers Organisation an amendment of this type is not necessary

Then comes the question of subsidy to the Handloom weavers Subsidy in my opinion—or in the opinion of the Government is to a new industry Handloom industry is an ancient industry of our country No amount of spoon feeding will save the industry It should be self supporting and if subsidy is given it becomes an influence on the weavers not to strive to make the industry self sufficient Any industry that strives to live upon subsidy is not a national asset So the handloom industry cannot be maintained by giving subsidy Besides the hon Member who is the mover of the resolution knows the financial position of the State to what extent it can give subsidy and how long it it can continue it and so on it is not a practicable or practical suggestion and is therefore not acceptable to Government

Next it is said that co operative enterprise should be encouraged and to that end a sum of Rs 50 should be advanced to each weaver to enable him to become a member I might add here that 80% of the weavers have already become co operators The Co operative Organisation for Weavers has enlisted a big number of weavers already and a similar demand has been placed by the organisation I again want to reiterate here that the financial position of the State will not permit such subvention at this moment Nextly when a cottage industry on a co operative basis is to be encouraged it would be a contradiction if the Government encourages factories in the handloom sector It would not fit in the resolution and does not conform to the spirit of the resolution What the Government desires is that the handloom industry should be encouraged on a co-operative basis and while encouraging co operation it will not be proper to encourage a capitalist system or any other system along with that

Another part of the amendment says that excise duty and sales tax on handloom cloth should be removed completely Sales tax on handloom cloth is leviable only if it costs more than Rs 3 per yard and handloom cloth costing less than Rs 3 per yard is exempted from the sales tax and if I remember correctly—I am subject to correction—the Hon Member who moved the amendment is one of those who opposed this exemption at the time of the discussion on the Sales Tax Amendment

Bill Reg uding excise duty I must say that there is no excise duty on handl om cloth and I do not know how the Hon Member got tl is infoim ition th it there is excise duty on handloom cloth As fu a the Government knows there is a ccss on the mill cloth and there is no excise duty as such on the handloom cloth

The amendment further says that handloom workers should be exempted from house tax A greater number of these workers live in villages and very few live in urban areas I do not think there is any house tax in villages and those who live in urban areas will have to pay municipal tax

These are the reasons which prompt me to oppose the amend ment

Somewhere in the amendment it is said that yarn should be supplied at rates obtaining in 1917 I can reveal this information to the hon Member that at the moment yarn is being sold at a cheaper rate in the open market than the rate that is charged by the handloom organization Yarn is available at cheaper rates in the bazar and the rates of yarn conform to the general cost of pro duction This has to be related to the cost of other items also The cost of yarn cannot go down unless the price of cotton is reduced

If the price of cotton is reduced it is the cultivator who suffers So it will not be possible to isolate yarn and reduce its price, while the price of other commodities are at such a high level The demand at the moment is not for the reduction in the cost of yarn as such but in the disposal of the accumulated stocks and in the reservation of certain patterns and as I have already said if the yarn is costing more for them it is for this reason that there are over head charges in mills for releasing yarn to the weavers If any such remedy or any such process could be evolved that yarn could be supplied to weavers in the same manner as it is being supplied to mills for weaving then the cause for the complaint that is being made will not be there

Without taking the further time of the House and reserving further comments at the end of the debate if opportunity is given to me for answering any such queries I would like to submit to the House that the Resolution may be passed as it was brought in without amendments

شری وی ڈی دیشپانڈے میں نے دو سجیشن دیئے ہیں سب سے پہلے کے لیے ہو میں تو یہ ٹاوس دیتا ہے کیا ان دو سجیشنس ملنے دیکھیے کا ووٹ میں لیا جا سکتا ہو ؟

مسٹر اسپیکر آپ دو سے زیادہ ترمیمیں کو دیئے ہوئے ہیں۔ میں صرف ایک کو زیادہ لے سکتے ہیں میں ہر ایک کیلئے یہ چاہتا ہوں کہ میں کسی کو روکنا نہیں چاہتا لیکن جہاں تک ممکن ہو ریپیٹیشن (Repetition) کو ایوائڈ (Avoid) کیا جائے تو مناسب ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے کروڑوں کی بیروزگاری کے پیش نظر یہ ریزولیوشن ہاوس کے سامنے آتا ہے کہ یارن (Yarn) کی سپلائی کا کیا حصہ ہوگا اور ٹیکسٹائل مل کا کیا حصہ ہوگا جو حل اس ریزولیوشن میں پیش کیا گیا ہے وہ ایک عارضی حل ہے یہ کوئی بنیادی حل نہیں ہے جس سے بیروزگاری کا سوال بنیادی طور پر حل نہیں ہو سکتا عام طور پر ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جب بیروزگاری بڑھ گئی ہے اگر ہم بیروزگار کو روزگار دینے کی جانب قدم اٹھائیں تو ہمیں ملوں کو چھوڑ کر ہینڈلوم کاری میں سفر کرنا پڑیگا یہاں بڑی صنعتوں کو روک کر چھوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کا جو حل سوچا جا رہا ہے وہ موجودہ حالات کی جان رہی ہے وہ ایک عارضی حل ہے ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم کس طرح کسانوں کو روزگار دیں تاکہ انکی جو بیروزگاری دور کر سکتے ہیں اسکے ساتھ ہی ملک کی صنعتوں کو اس طرح بڑھائیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس میں کام مل سکے اور ہندوستان کی ضرورت بہ خود ہندوستان کی صنعتیں پوری کر سکیں آج بیل صبح سکندر آباد نے کہا کہ ٹیکسٹائل (Textile) اور ہینڈلوم (Handloom) انڈسٹری (Industry) میں پروپورشن (Propotion) قائم کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے وہی رجحان پیش کیا جو ہزاروں سال سے چلا رہا ہے اور برسوں رہے ہیں ہم دیکھتے آرہے ہیں یہ وہی پرانا ڈھانچہ ہے صنعتی میدان میں امریکہ اور برطانیہ اسی طرح روز رکھیں گے رامیٹیریل (Raw material) سی طرح انکے پاس بھیجا جا سکتا اور ہماری ضروریات کی چیزیں ان سے خرید سکیں یہ وہی پرانا سامراجی ڈھانچہ ہے اور آپ اس طرح بیروزگاری کو دور کرنا چاہتے ہیں مجھے صاف طور پر ہاوس کے سامنے یہ کہنا ہے کہ جب تک اس تصور میں تبدیلی نہ ہو یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ہمارے سامنے یہ نصب العین ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی صنعتیں اس قدر ترقی کریں کہ ہمیں اپنی ضروریات کیلئے کوئی چیز باہر سے منگوانی نہ پڑے ہمیں کسی کا محتاج ہونا نہ پڑے لنکاوں کی بیروزگاری کا سوال ہے میں نے اسی سلسلے میں امینڈمنٹ پیش کیا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری بھی تباہی کی طرف جا رہی ہے ۔ احمد آباد اور دوسرے مقامات کی ملیں بند ہونے کی اطلاع ہمیں ملی ہے اور ہم

ایک بیروزگاری کا مسئلہ حل کرنے کیلئے دوسرے ورگ (वर्ग) کی بیروزگاری پیدا کرنے کے بات سوچتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارے ایکانک (Economic) ڈھانچہ کے مطابق (सवाल) دوسرے ملک کے ساتھ رکھ کر دیکھیں وہاں پر صورت حالات ان کے مطابق منحصر رہتے ہیں جب وہاں مشینیں بڑی بڑی چل رہی ہیں تو ان میں کمی ہیں تو یہ بھی کہتی ہیں یہ کوئی اچھی بات نہیں ہم تو یہ کہیں گے کہ حکومت ڈائریکشن (Direction) اس طرف میں جس طرف کہ ہونا چاہیے جب تک ہم خود مکمل طور پر اپنی ملک کی صنعتوں کو برابر اس روزگاری کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا جب تک کسانوں کو مناسب ذریعہ روزگار نہ دیا جائے جب تک ان کے دوسرے ذرائع پیدا نہیں کر سکتے ہیں جب تک یہ جو حل پیش کیا ہے وہ ایک عارضی حل ہے یہ میں نے یہی دیکھا ہے عوام کے دوسرے حصوں میں کے ان مزدوروں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو بھی متوسط ادارہ نہیں کیا ہے مثلا اب تو یہی دیکھا ہے کہ کہیں ملیں تو کہیں کم کر دیں کی نیل مزدوروں کی تعداد میں کمی تو نہیں کردی جا سکتی ؟ آنریبل ممبر نے کمیشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن میں ان کے بارے دی انڈین ٹیکسٹائل جرنل (The Indian Textile Journal) کے کچھ فگرس (Figures) رکھتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ اگر دس سال اور ساڑیاں پوری طور پر ریزرو (Reserve) کردی جائیں تو سکتے جیسے کہ ملوں (م) کروڑ گز ویسے ہی پیدا ہوتا بند ہو جائیگا مجھے معلوم ہے کہ تقریبا ایک تہائی کام ملوں میں دھوتیوں اور ساڑیوں کا ہی ہوتا ہے اگر اس کام کو روک دیا جائے تو بہی مناسب ہے کیا کام میں کمی نہیں ہوگی ؟ انہوں نے کہا کہ دوسرے پیٹرنس (Patterns) اسکے معاوضہ میں نکالے جاسکتے ہیں لیکن میرے خیال میں اس کو ری پلیس (Replace) کیا جانا مشکل ہے یہ کہا جا رہا ہے کہ جو بیروزگاری ہوگی مجھے ڈر ہے جو بیروزگاری ہوگی اگر ایسا نہ ہو اور اگر ایسا نہ ہونے والا ہو تو میں سمجھتا ہوں میرے امنڈمنٹ کو جو میں نے اسی سلسلے میں پیش کیا ہے مان لینے سے انکار ہونا چاہیے کیونکہ یہ خبر تو ہونے والی ہی نہیں پھر اس سے حکومت کو صاف طور پر مان لینے میں ہیں و پیش کرنے کی کوئی وجہ ہونی چاہیے تاکہ ہم مزدوروں کے سامنے یہ صاف طور پر کہہ سکیں کہ تمہارے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی روزگار فراہم کیا جا رہا ہے اور انکا اثر تم پر ہوگا

دوسرا امنڈمنٹ میں نے یہ پیش کیا ہے کہ سوت کی قیمتوں کو سنہ ۱۹۴۷ع کے لیول (Level) پر لانا چاہیے یہ میں نے اسلیے رکھا ہے کہ کہیں آپ کی تجویز کے لحاظ سے دھوتیاں اور ساڑیاں ملس (Mills) میں نہ بنے کے نتیجے کے طور پر انکی ساری کی لاگت میں اضافہ ہو جس سے کنزیومرس (Consumers) کو زیادہ دام دیکر انہیں خریدنا پڑیگا ۔ میرے پاس اس کے فگرس ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ

ہاتھ کا گھڑا جو لیا جاتا ہے ان کی نسبت مل میں بنے ہوئے کپڑے کی قیمت کے مقابلہ میں ۲۵ یا ۳۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ دی انڈین ٹیکسٹائل جرنل نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر اسطرح ساڑیوں اور دھوتیوں کو ملوں سے خارج کر دیا جائے تو اسکی وجہ سے (۵) کروڑ روپے صارفین کو زیادہ دینے پڑینگے۔ کیا یہ عوام پر ایک بہت بڑا بار نہیں ہوگا؟ آپ اس ریزولیوشن کے ذریعہ بنکروں کی بیروزگاری تو دور کرنا چاہتے ہیں لیکن اسکے نتیجے کے طور پر کہیں دوسرا طبقہ بیروزگار نہ ہو۔ اس لیے میں نے امینڈمنٹ کے ذریعہ یہ تجویز رکھی ہے کہ ووٹ کی دھوتیوں کو سنہ ۱۹۵۲ ع کے لیول پر لایا جائے تاکہ اس سے بننے والے کپڑے کی قیمت زیادہ نہ رہے اور اسکا نقصان بھی عوام کو بھگتنا نہ پڑے۔

[Mr Deputy Speaker in the chair]

میں نے ایک اور امینڈمنٹ اس سلسلے میں رکھا ہے کہ جو کوآپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies) ہیں ان کو سبسڈائز (Subsidise) کیا جائے۔ ہمیں اس سلسلے میں سب پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے سوچنا ضروری ہے۔ یہ سوال ہمارے سامنے لایا گیا ہے کہ حکومت حیدرآباد اسکے لیے کیا کر سکتی ہے۔ لیکن جب ہمارے سامنے اس سلسلے میں ایک ریزولیوشن آیا ہے جس کے ذریعہ حکومت ہند سے اپیل کی جا رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حکومت کو چاہیے کہ وہ اس امر کو بھی ملحوظ رکھے۔ یہ بتلایا گیا ہے کہ ہمارے پاس ۲۴ لاکھ کا اسٹاک پڑا ہوا ہے اور اسکے لیے گاہک فراہم کرنے کا سوال ہمارے سامنے ہے۔ میں کہونگا کہ گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس میں یہ مال اگر لیا جائے تو اسکی کافی کھپت ہو سکتی ہے اور اسطرح کافی مدد پہنچائی جا سکتی ہے۔ اسی لحاظ سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔

ابھی یہ بتایا گیا کہ حکومت کے پاس ایک میمورنڈم (Memorandum) آیا ہے اور اس میمورنڈم پر سوچا جا رہا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پروپوزلس (Proposals) جو رکھے گئے ہیں انپر کیونکر عمل کیا جا سکتا ہے اور کیوں کیا جا رہا ہے؟ چونکہ وہ تمام ممبروں کی جانی ہوئی چیز ہے اور اسکو پورا کرنے کے بارے میں حکومت سوچ رہی ہے تو یہ چیز ہمارے سامنے آنا چاہیے۔

جو ریزولیوشن ایوان میں پیش کیا گیا ہے وہ محض اپیل نہیں ہے کہ اسکو منسٹر صاحب نے پیش کیا ہے بلکہ اوسکے مقاصد کے اعتبار سے اسکو ماننا چاہیے۔ دیگر امینڈمنٹس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ غیر ضروری ہیں اسی حالت میں جبکہ یہ بتایا گیا ہے کہ بڑے پیمانہ پر ساڑیاں اور دھوتیاں بنکروں کی طرف سے تیار ہو کر نکل سکینگی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو سو کروڑ گز کپڑا یعنی ساڑیوں اور دھوتیوں کی ہندوستان میں ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ بڑے پیمانہ پر ساڑیوں اور دھوتیوں کے تیار ہونے کی توقع ہے

ملنے جو سوت ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسکو ایکسپورٹ (Export) نہیں کیا جانا چاہیے میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو سوت ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسکو باہر نہیں بھیجنا چاہیے میں نے پہلے دیکھا گیا ہے کہ ہندوستان میں جب کبھی کم پیدا ہوتا تھا تو اسکی وجہ محض یہ تھی کہ سوت ایکسپورٹ (Export) کیا جاتا تھا ہندوستان کے عوام کی قوت خرید کم ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح خرید نہیں کر سکتے تھے ملوں کے بنے کپڑے کی نکاسی پورے طور پر نہیں ہو رہی تھی جسکی وجہ سے کپڑے کا ڈھیر زیادہ ہو گیا تھا حکومت نے کپڑے کے کارخانہ داروں کو مال باہر بھیجنے کی اجازت دی تھی جو یارن (yarn) کی حد تک بھی ہوئی مل مالکوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے حکومت نے یہ رعایت اختیار کیا کیونکہ مل مالکوں کا حکومت پر اثر ہے وہ حکومت میں وزن رکھتے ہیں اسلئے جن چیزوں کی ہندوستان کو ضرورت ہے انکو نظر انداز کر کے کارخانہ داروں کے فائدہ کو ملحوظ رکھا گیا اور اسطرح انکی مدد کی گئی لیکن اب اس پالیسی کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اسلئے میں نے امنڈمنٹ میں کہا ہے کہ اگر جو سوت پیدا ہوتا ہے باہر نہیں بھیجا جانا چاہیے اگر ہمارے ہاں ضرورت سے زیادہ سوت ہو تو ہمارے عوام کو کم قیمت پر کپڑا میسر آسکیگا اسمیں اور دو تین چیزیں بتانی ہیں وہ یہ کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کے جو بنیادی یونٹس (Units) ہیں انکو راست طور پر امداد دینا چاہیے میں نے اپنے امنڈمنٹ میں عرض کیا ہے مثلاً دو تین مہینے ہوئے میں بھی ایمپریس روسی ڈالی گئی حیدرآباد کے ان سوسائٹیز کو یہ شکایت ہے کہ مرکز سے انکے جو توقعات کو پورا نہیں کیا جا رہا ہے وہ امداد جو دی جا رہی ہے انڈیوجول (Individual) اسی حال میں آرہی ہے اور انکے اکاونٹس (Accounts) ٹھیک نہیں ہیں اسلئے میں نے اپنے امنڈمنٹ میں کہا ہے کہ مرکز کو اور بھی کچھ امداد دینی چاہیے اور انکے ساتھ ساتھ اس میں مس مینجمنٹ (Mismanagement) کو دور کر کے انکو راست امداد دیجائے تو مناسب ہوگا معلوم ہوا کہ (۸) فیصد ویورس (Weavers)سوسائٹیوں کے ممبر بن سکے ہیں جو باقی (۲) فیصد ہیں انکو بھی امداد دینی چاہیے ویورس کو امداد دینے کا جب سوال آتا ہے تو اسکے ساتھ ہی ایک سوال پیسے کا آتا ہے حکومت یہ کہتی ہے کہ پیسہ نہیں ہے لیکن حکومت یہ نہیں جانتی کہ جو فاضل اخراجات ہیں انکو گھٹایا جائے بیکار خرچ کو کٹ (Cut) کرنا حکومت پسند نہیں کرتی جب تک وہ ایسا نہیں کریگی اسوقت تک ایسے مشکلات پیش آتے ہی رہینگے جیسے کہ انگریزی میں کہاوت ہے کہ

Where there is a will there is a way

ڈپارٹمنٹس پر جو بیکار خرچ کیا جاتا ہے پولیس پر جو فضول خرچ کیا جاتا ہے اور جاگیرداروں پر جو خرچ کیا جاتا ہے اسکو کم کر کے اسے نیشنل ڈیولپمنٹس (National developments) پر صرف کیا جانا چاہیے

میں نے ابھی اسلئے یہ بھی کہا ہے کہ ایکسائز ڈیوٹی (Excise duty) اور سیلز ٹیکس (Sales tax) سے بھی ایسے کپڑے اور سوت کو اگزیمپشن (Exemption) دیا جانا چاہئے میں نے پہلے بھی یہی کہا ہے اور آج بھی میرا یہی کہنا ہے کہ خود مصنوعی لوگ مل کا سوت لیکر کپڑا بن رہے ہیں ۔ اسلئے نہ صرف ہاتھ ماگھ کے کپڑے پر بلکہ مل کے کپڑے پر بھی سیلز ٹیکس نہیں لیا جانا چاہئے کیونکہ لوگوں کی قوت خرید گرچکی ہے اگر ایسے حالات رہیں تو لوگوں کی قوت خرید اور بھی گرجا سکتی اور لوگ مل کا کپڑا بھی نہیں خرید سکیںگے ۔ فی الحال میں گورنمنٹ کے کپڑے کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے لیکن حالات کے لحاظ سے ہاتھ ماگھ کے کپڑے کو پورے طور پر سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا چاہئے ۔

ناندیڑ ضلع میں ہیں ۔ اورنگ آباد اور تلنگانہ میں جو بیکار رہے ہیں انکی حالت آج کیا ہے ناندیڑ کے بیکاروں کے بارے میں مجھے معلومات ہیں انکا بہت بڑا حصہ دیہاتوں میں نہیں بلکہ شہروں میں رہتا ہے تقریباً (٥) فیصد بیکار شہر میں رہتے ہیں ان لوگوں کو ریلیف (Relief) دینی چاہئے اگر ہم ریلیف دینا چاہتے ہیں اور مکمل نہیں دے سکتے تو کم از کم جس حد تک امکان میں ہے اتنی تو دینی چاہئے ۔

میں نے جو اسکیم ہاؤس کے سامنے رکھی ہے اسکے بارے میں ہاؤس سے پھر ایک بار اپیل کرونگا کہ ہمکو سماج کے پورے طبقات پر یکساں نظر ڈالنی چاہئے ۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ ایک سیکشن (Section) کو لیتے ہوئے دوسرے سیکشن کو نظر انداز کردیں ۔ ہینڈلوم ویورس (Handloom weavers) کو مدد دیں اور ٹیکسٹائل ورکرس (Textile workers) کی اجرتوں میں کمی کردیں یہ طریقہ مناسب نہیں ہوگا جہاں مل کے مالکوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہیں وہاں ان غریبوں کو بھی دیکھنا ہمارا فرض ہے۔ حکومت کا فرض ہے ۔ اسکے ساتھ ساتھ صارفین کی قوت خرید کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے ۔ اور ان تمام باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کپڑے کی قیمتوں کو مناسب حد تک گھٹانے پر غور کرنا چاہئے ۔

آنریبل موور آف دی رزولیوشن (hon Mover of the Resolution) نے کہا کہ (۴) کروڑ گز کپڑے کا سوال ہے ۔ اسکا خیال کرتے ہوئے حکومت ہند سے سفارش کررہے ہیں ۔ ہماری سفارش مکمل ہے ہم ایک بڑا اسٹپ (Step) لے رہے ہیں ۔ پنڈت نہرو بھی یہی کہا کرتے ہیں ۔ یہ ہے کہ انہوں نے کہا " رسکی اسٹپ " (Risky step) ہے ۔ (۴) کروڑ گز کپڑے کا سوال ہے جس سے ہندوستان کے مزدور اور غریب طبقہ کی بڑی تعداد بیکار ہوگی اسلئے اسکے ساتھ ایک پراویزو (Proviso) ہونا چاہئے اور تب ہم عوام کے سامنے یہ رزولیوشن (Resolution) رکھ سکتے ہیں ۔

مضمون کی ہے ۔ ہے کہ جہاں ساھی ور اعظ حامی ار کی ماڑیاں آٹھ روپیہ آٹھ آنے کو ل رہی ہیں ابھی میرے نامور کل ہی ا ھیں (Laughter)

ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ عوام کی موٹ حرد کو لحوط رکھنا چاہیے کسان یہ دور اور او ط طبقے کا خیال رکھتے ہوئے میں رزولیوشن کو مکمل کرنا چاہیے ۔ اسمیں کسی و م کی کمی نہ ہی چاہیے اس رزولیوشن میں جو کمی ہے اسکو پورا کرنے کیلئے میں نے امید ہے میں کہتا ہے مجھے امید ہے کہ ر ل وور (hon Mover) اس اسپرٹ (Spirit) کو مد نظر کرتے ہوئے میرے امنڈ مینٹ کو قبول کر سکیں گے یہ ان میں وہ لہ طا ا ہرا کر ڈا ل اہرار وعیرہ وال کو اس میں سے خالا جاسکتا ہے

لیکن لانگ اسٹیپل کاٹن (Long staple cotton) ہم مصر یا دوسرے ممالک سے حاصل کر سکتے ہیں ا ہمارے یار ملک ہے اور جسکا نام لیتے ہوئے آر مل مصر سے لاتے ہیں وہاں سے حاصل کیا جاسکتا یا روس اور کاک سا سے حاصل کیا جاسکتا ہے و ڈائی کاٹن دینے کے لیے تیار ہیں حال ہی میں روس کے ایمبسڈر (Ambassador) نے کہا کہ وہ ہمارا رو یہ قبول کر سکے یا تیار کے درنہ ان کو حاصل کیا جاسکتا ہے آج دنیا دو بڑے مارکیٹس میں تقسیم ہوگئی ہے اینگلو امریکن کا مارکٹ اور دوسرے سوشلسٹوں کا مارکٹ لیکن ہم سوشلسٹوں کے ساتھ اسٹیبل مارکٹ (Stable market) پیدا کرنا نہیں چاہتے لیکن جنگ بازوں کی وجہ سے جہاں کی ... میں بڑھی ہوئی ہیں وہاں ہم سودا کرنا چاہتے ہیں اگر ہم دوسرے ممالک سے بھی تعلقات پیدا کریں تو ہم اپنے کئی سوالات حل کرسکتے ہیں ہم کو چاہیے کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مارکٹس سے تعلقات رکھیں اور اس میں یہ دیکھنا ہے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان تو صرف اپنا مفاد آگے رکھ کر بڑھ رہا ہے اگر ایسا ہے تو پھر جن ممالک سے بھی ہماری ضروریات پوری ہوسکتی ہیں اور جو ہے اسٹیبل ڈیموکریٹک کنٹریز (Stable democratic countries) ہیں ان تمام سے اپنے تعلقات قائم کرنا پڑیگا ۔ جناب چیئرمین اسی مقصد کے پیش نظر میں نے اپنا امنڈمنٹ ایوان کے سامنے رکھا ہے اگر آپ میرے امنڈمنٹ کی اسپرٹ کو قبول کرتے ہیں تو پھر مجھے کسی خاص لفظ کے رکھنے پر اصرار نہیں ہے ۔ آپ اس میں ضروری ترمیمات لا سکتے ہیں ۔ اسی صورت میں ہی ہمارا رزولیوشن مکمل ہوسکیگا جو عوام کے مفادات کا تحفظ کرسکیگا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ میرے دونوں امنڈمنٹس کو قبول کرلیا جائے ۔

شری اسے ر ریڈی (نالگنڈہ) اسپیکر جو رزولیوشن ہاؤس کے سامنے آیا ہے اوسکے مقصد سے مجھے اتفاق ہے صنعت پارچہ بافی کے متعلق جو مسئلہ ہمارے ہندوستان میں پیدا ہوا تھا اور جس کو حل کرنے کی حکومت ہند کی طرف سے کوشش کی گئی اور

هیں جن ہم اپنے روپیہ کی دولت سے کچھ لوگ ان کی مانگ کر رہے ہیں وہ
یک ہو اقدام ہے ہے ہمارا کی صنعتی لائن میں ایک ماہی و ہم ہو گا ہم
گرے ۸ سال سے دیکھتے ہوئے آ رہے ہیں کہ ہندوستان کی صنعتی پالیسی
خصوصاً اس کے متعلق دھوکہ دیا جا رہا ہے ایک زمانہ وہ تھا کہ بازار میں
کپڑے کی ایک ٹکڑا بھی نہیں ملتا تھا لوگ ننگے ہو گئے تھے اور برباد کئے
ہر ایک گھر کے لوگ ان کا حال یہ ہے کہ بازار میں
پڑا سڑ رہا ہے ۔ یہ صورت ہے کہ حکومت کی ایسی کپڑے کے متعلق کچھ
محسوس ہو رہی ہے ان کو مل والوں کا دخل رہتا ہے فیکٹریس
(I actors) بھی حکومت ہند کی یہ پالیسی ہے کہ کاروبار ہے
یہ بات اس سلسلہ میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حکومت ہند کی اس پالیسی کو
(Shape) دینے میں کارخانہ داروں اور سیٹھ ساہوکاروں کا
ہاتھ رہا ہے ان کے ہاتھوں میں حکومت ہند کٹھ پتلی بنی رہی اور انکے اشارہ
پر ناچتی رہی یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دس سال سے کپڑے کے متعلق حکومت ہند
کی پالیسی ہمیشہ بدلتی رہی ۔ لوگوں کے مفاد کے لئے رہی اب حکومت ہند کی مسئلہ کی طرف
دھیان دینے ہی سے صروری تھا اس کی طرف دھیان دینا ہے
لیکن ان کا سلسلہ رہا ہے میں ہندوستان کی کاریگری کس طرح
ہی رہ اندسٹری دس عام نہ تھی اور ساتھ کے دوسرے ممالک میں اس کا مقام کیا تھا
ان کے اظہار کی ضرورت نہیں جنگ کے بعد خصوصاً حکومت ہند کی یہ پالیسی ہونی
چاہیے تھی کہ ہینڈ لوم انڈسٹری کی طرف توجہ اور اسے فائدہ اٹھانے
ہ کے ہی اندسٹری کے لئے ایک نیا صنعتی قومی اقتصادی کی صنعت
کو آرگنائز (Orgnise) کیا جاتا اور اس میں ہارمنی (Harmony)
قائم کی جاتی تاکہ ملوں اور گھریلو صنعتوں دونوں ساتھ ساتھ چلتی رہیں اگر ایسا
کیا جاتا تو فساد بازاری ہی ہے ۔ مقصد حکومت ہند اب حاصل کرنا چاہتی ہے
اور ہینڈ لوم انڈسٹری اور دیسی کارخانوں کی صنعتوں میں بڑے پیمانہ پر قائم کیا
جاتی ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں یہ قائم کر سکتی تھی لیکن ہمارا کہنا ہے اب بھی
کہا جا سکتا ہے ۔ ہر طرف ایک قدم بڑھا رہی ہے اور ہمارا کہنا یہی تھا اندر
اب پی ڈی ایف پارٹی (Hon ble Leader of the P D F Party)
نے ملک کے ہر لال جی کے لحاظ کہے کہ حکومت ہند ایک بہت بڑا رسک (Risk)
لے رہی ہے لیکن میں کہوں گا کہ یہ رسک نہیں بلکہ واقعات اور حالات کا تقاضا ہے
ابھی ہندوستان کیا گیا کہ ہمارے ان کے کپڑے کی مارکیٹ بہت دن سے سامراجی دنیا
کے اثرات کا شکار بنی ہی اور ابھی کے سامنے ہوئے ہیں ۔ حکومت ہند کی
پالیسی ابھی سامراجی اثرات کے لئے ہے چلتی رہی ہے میں اس سلسلہ میں بار بار گوڑہ

(Hon Member for Ippaguda) کے ان حال سے معں ھ ں
کہ سامراجی فربوں کی وجہ سے ہمارے لڑکے کی ال ی او دیگر صنعتی ال ں دس
کے مفادر کے معار راستہ رحلی رھی لیکن مں ان کے ا حال سے سعں ہیں ھ ں
کہ ہ سو (Move) لیا جا رہا ہے و حسکی ہم نا کر ھے ہں وہ
عارضی ہے ہ ہ (Measure) ہ ہم ام ر لیے ھں
وہ عارضی ہے س وہ ہے ہم ایک اصار ہں د ھے دں عار ی ھ ے کے حال ہے ہم
اوسکی ماد ہں کر رہے ھں ملکہ ہم کر مر ں لها ہے د ہم اس کو
کس طرح سٹ (Permanent) ہ سکے دں ھ کہ کسطح
اسٹیبل (Stable) سا سکے ھں ہں اندسٹریل ڈولپ (Industrial
development) کی حالت ہں کر رہا ھ ں ہں کی ا ہں
ھ ں لیکن س کے ساتھ ساتھ ھینڈ لوم اندسٹر ر او صنعت دستی یا ھ ی ہ کی
ہی ترق ھ گھر ھوں جاھیے او دو ں کرسا ھ ا ھ اا ھ ھے حکومت ھ ھ ال ی
اب اصار کرنے ولی ہے وہ عارضی ہیں ھ سکی ھا کر لیے عارضی ھم ھم
اسکی ائد نہیں کر ھے ھں ملکہ ھما سمان ہں ے ولے لا ہ د ص ٹ ں و
دستی ارجہ باقی کو مستقلاً حسب سے اپلاد س ل ھ ٹ ری او ھ ی
کو ھینڈ لوم انڈسٹری کےلیے ریزر (Reserve) کرنے کا حہ سماہ ہا
ہوا حہاں تک مں حال ہے ما را سر ے امر ملسلہ ہ اکی او ا ا ا ل ہ
ہ وروں میں مش ھا حکومت ھا بہ امر ہ کی ھا ہ حکم ھے
ھینڈ لوم اندسٹر د ی دے ٹا گر م اا و اج ہم ر کی ا ال ی ڈ کچھ
اضافہ کے ساتھ آگے بڑھا رہے ھیں ۸ بعر کہ دھا گے لیے ا ھ دھ ا اور
سازیاں ملک ہں میں ھیں وہ اک ھ روں (Exclusively) ہینڈ لوم
انڈسٹری کےلیے ریزرو کر جا بگی ھ ما ا ہا لوہ مہ ہں ے لیا دا ی ا ے
ہ آبا میں ۳ لاکھ سے کچھ زیادہ ویو (weaver) ا سر ب
جو ان اندسٹری میں کام کرتے ھیں گر با ھ اد سے ہمارا ھ ھا ہے د
ان ویورس کو یا مشکل ہوئے ہیں ادن کےلیے رھو ولا ھا گ ساتھا اور
یاں ۲ دن کےلیے کرگے سکا رُکے ہوے ہے او ا ک د او (Man power)
رائگاں جاتی ہی اما بڑا سماں او ص ا لیے د دھاگے ہیں بنا کا ھا
اس لیے یہ لازمی تھا کہ ان کو کام پر لگانے کےلیے حکومت ھی و لا ھ
دلانے کی خاطر کوئی نہ کوئی اقدام کتی ا لیے ھ ا ا ی ر
ھ آباد میں جو کپڑے کی اا سٹر ر ھں ں ٹا ھی ہ ام (Problem) تکم کے
تعلق ہے تو اہم جانا ہے ہ چاہتا ہے حسب دہ سوں اور ررں د لوم ا د
کےلیے ریزرو کیا جائے گا تو پارچہ کی ملوں اور ان میں کام کرنے ولے مزدوروں پر ا کا

ار ڈیڑھ ان کی آ ی کم ہو ہ ںگی اور کار ہ ہ دا اے مزدوروں کا نصف
(Retrenchment) کرنے کی وجہے لگینگے ہ ہ ر خطرناک ہے
کیونکہ ایک ر حصہ ریٹرنچ ہوکر بیروزگار ہو جائیگا اس لیے اس مسئلہ کی طرف
بھی حکومت کا دھیان دلانا ہمارا فرض ہے اس لیے اس روشنی میں ہو سکتا ہے
آ مل منیجر کی جانب سے س ہوئی ہیں وہ بہت را ہو طلب ن جانے ہیں
کیونکہ جب ملوں میں موٹ ور دھاگہ ماکم ہو جائیگا ماکرے کے دیگر و سپر
(Varieties) بے کم ہو جائینگے و پھر ان منیجر ہ لوگ
حاوی رہ سکینگے نہیں بھی پھر حد سرمایہ دار وہ ہ کوشش کرینگے کہ ایسا سچویشن
(Situation) پیدا ہو جائے کہ حکومت کو ای اس سکیم پر
دوبارہ غور کرنا پڑے وہ لوگ مختلف طریقوں سے نفاذ ر چلانے میں رکاوٹ پیدا
کرینگے مزدوروں کا ان امپلائمنٹ (Unemployment) دکھا سکیں
ور پھر حکومت سے کہینگے کہ آپ کی وجہ سے نفاذ ر ک مضر ہو جاتے ہیں سی
صورت میں حکومت ہ کو میں سے سب کے لیے سٹرانگ میژرز (Strong
Measures) لینا پڑیگا وس کے لیے حکومت ہ کو ہ ہے کہ ک سا
وگ م ول کے مسیے رکھنے جسکی وجہ سے وہ منیجر ک د کے نا و کرں
کو ریٹرنچ کرنے کا خیال اپنے دل میں نہ لاسکیں جناب ہ سال کے ماں میں ہو
نہ و ر ہوئی ہے اس میں یک قسم کی بنیادی ناہلی کی صورت ہو رہی ہے

آج مل اونرز میں جو کپڑا تیار رہا ہے وہ بہت عموما کا جانہ دیا سائے
کے درجے میں و س مت سے ورا سا کپڑا مار کر رہے ہیں نادر میں بے کے بعد
را ب روہوت ہو سکے جا جہ فاین (Fine) و سپر فاین (Super
fine) کپڑا سے کی ریٹ زیادہ ہے و گزشتہ دو تین سالوں میں عسب
او بھی زیادہ ہو گئی ہے بھی وجہ ہے کہ ر میں کپڑا رہا ہوگا لیکن ج م
اپنے دام دیکر کپڑا خریدنے کے موقع میں نہیں ہے ک ک عام لوگوں کے کی
پرچیزنگ کپیسٹی (Purchasing capacity) گھٹ گئی ہے اس ہو سے
ضرورت اس امر کی ہے کہ کپڑا بنانے کے پراسس (Process) میں کچھ
تبدیلیاں کی جائیں تا کہ ہمارا دھرا مقصد پورا ہو سکے ک صرف ہم ناک دکھ ہینڈلوم
انڈسٹری کو فیڈ (Feed) کرنا چاہتے ہیں و دوسری طرف مل کلاتھ
(Mill cloth) میں بھی اسی مطابق پیدا کرنا چاہتے ہیں
کہ دونوں کو ساتھ ساتھ چلاسکیں اور کسی میں بھی ان ایمپلائمنٹ (Unemployment)
کی صورت پیدا ہو

کو و سوسائٹی کے سے میں ہیں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ کہ صاف
اور ظاہر ہے کہ دستی صنعت یا ہینڈ لوم کو کبھی زیادہ منظم یعنی (Organised)
Society) کے ہاتھ میں دینا چاہیے لیکن جس کو ہم سوسائٹی کا نظام مستقل
(Stable) یہ ہو سکے اس سے ہم کام کو یہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہاں
کے لوگ یہ جان لیں ہونے کا خیال ہوتا ہے ہماری ریاست میں کوآپریٹو سوسائٹی
(Co operative Association) کے نام سے ایک یونین موجود ہے میں اس پر
کو تنقید کا موقع نہیں رہا ہیں چاہتا لیکن گذشتہ سال سے ہم یہ دیکھتے ہیں
کہ اسکا کام جس طرح سے چل رہا ہے اسکا نظام چند لوگوں کے ہاتھوں میں
ہے کہ جو سکو دیں اور یہ طریقہ بہتر نہیں چلا سکتے گاؤں میں جو کو (Quota)
تقسیم کیا جاتا ہے اس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹی کے ممبرس صرف ان ہی لوگوں
کو دیتے ہیں جو کہ ان کے پاس رکھا جاتا نہیں ہوتا ہے اس طرح کی جو شکایت ہیں انکو
ور سوت کی قیمت میں جو اضافہ ہوا ہے اسکو دور کرنا چاہیے ہمیں اس انڈسٹری کو
استحکام (Efficient) بنانا ہے تو ایک ٹیکسٹائل بورڈ بنانے کو بھی ہم دیکھنا
ہوگا

سلس (Sales) کا جہاں تک تعلق ہے آنریبل منسٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ
مل میں جو کپڑا تیار ہوتا ہے وہ بہ نسبت کم قیمت کا ہوتا ہے اور ہینڈ لوم کے کپڑوں
کی قیمت زیادہ ہوتی ہے یہ سب کا زیادہ یا کم ہونا چند ضروری چیزوں پر منحصر
ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ جس چیز پر ہے وہ سلس (Sales) ہیں قطع نظر اور
چیزوں کے جو روئی کی اگنے سے لیکر تاگہ میں تبدیل کیے جانے تک پراسس (Process)
ہے بنیادی کمزوری سلس سے پیدا ہوتی ہے سلس میں سمجھونگا کہ آرگنائزڈ سلس
(Organised sales) کی بہت ضرورت ہے

ایک اور چیز یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی میں ایک ٹینڈنسی (Tendency)
یہ پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ انڈسٹری کو مونوپلائز (Monopolise) کرنے کی کوشش
کرتے ہیں اس سے بھی سلس پر اثر پڑتا ہے اسلیے ان رجحانوں کو دور کرنے کی کوشش
کیجانی چاہیے کہ قیمتوں میں زیادتی نہ کیجائے ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈسٹرکٹ
وار (Districtwise) یا تعلقہ وار اڈوائزری بورڈس (Advisory Boards)
قائم کیے جائیں

ایک اور بات جسکی جانب میں ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ
جو امداد کوآپریٹو سوسائٹی کو دیجاتی ہے اسکے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اسکا انحصار
فنانس پر ہوتا ہے اور ہمارا فنانس اس قابل نہیں ہے کہ وہ امداد (Aid) اور وہ بھی موثر
انداز دے سکیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بہت ہی بڑی انڈسٹری ہے میں سمجھتا ہوں
کہ انڈسٹری زیادہ ہونے کی وجہ سے اسٹبل (Stable) نہیں ہوسکی زمانہ کا

ہینڈلوم انڈسٹری ان حالات میں سروائیو (Survive) ہو رہی ہے ایک ہ ر چلا سکے ۔ کہنا غلط ہوگا کہ وہ ایک نرالی انڈسٹری ہے اس لیے ہے اسے ڈ اور ہور لوہ رچل سکتی ایکے برخلاف آج یہ انڈسٹری ہر امداد کے لائق ہے و ا ک ہر امداد دی جائے ای ہی وہ بے ایک (Paying) ہوگی ح م اصلاح ہر دیکھیے میں ا جولاہوں کی مالی حالت بہت گری ہوئی ہے کیا و ا ا ں ہیں ک اور انڈسٹری کو آرگنائزڈ طریقہ پر چلا سکیں لیکن وہ اس کام کو ح ہو طریقہ ر ا م دے سکیے ۔ میں ۱۹ لیے میں عرض کروں گا کہ حکومت کا یہ کام ہ ا ا ہے ا جہاں تک ہو سکے ان کی امداد کرے

جو ا لہ میں آر ہر ورم انا گورہ کی جانب سے پیش ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ و مح ا ولوں ر سی میں جہاں تک پہلے انڈسٹری کا تعلق ہے اسمیں بہوں سے ں کرنے کی کوشش کی ہے کہ تاکہ جو ہینڈ لوم ویورس کی بھلائی کا جائے کا وہ ای م ب رھوا چاہیے جو سنہ ۱۹۴۷ء سے قبل بھی جہاں تک اس انڈسٹری کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ انڈسٹریلسٹس (Industrialists) اسباب کی کہ ں کرسکیے کہ اگر کی قیمتوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ ایکے اپنے کاروبار میں ار ہ ہو ا ان اور انڈسٹری کا یہی مقصد ہے کہ یہ ۱۹۴۷ء سے پہلے جو یارن (yarn) ی ے ہی ی قیمت پر دستیاب کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس انڈسٹری کو دو ر ے میں آرڈنل سیٹر کو کوں ع ر ہ ہونا چاہیے

جہاں تک دو رے انڈسٹری کا تعلق ہے اسکی میں نے پہلے ہی وضاحت کردی ہے ررح کرنے اور ان ملازمت کرنے (Create) کرنے کی جتنی بھی وہ کوشش کرسکیے نہیں کرسکے اس لیے اس قسم کے سیف گارڈس (Safeguards) کی بھی ضرورت ہے

جو یارن (Yarn) ہندوستان سے باہر بھیجا جاتا ہے اس پر پابندی عائد کرنے کیلیے جو امنڈمنٹ پیش کیا گیا وہ بھی قبول کرنے کے لائق ہے علاوہ ازیں باہر سے لمبے ر ے والی کپاس درآمد کرنے کے متعلق سے جو ہوبر پیش کیگئی ہے اس سلسلہ ں حکومت کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ روئی ایسے ہی مقامات سے خریدی جائے جہاں سے وہ کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوسکے ۔

جیسے بھی دیگر امنڈمنٹس ہیں انکی تفصیلات میں میں جانا نہیں چاہتا آنریبل موور نے اسکی کافی تشریح ایوان کے سامنے کردی ہے ایسے میں انکی تائید کرتے ہوئے یہ اپیل کرتا ہوں کہ جتنے بھی امنڈمنٹس پیش کیے گئے ہیں وہ قابل منظوری ہیں اور جب تک یہ اس ریزولیوشن کے ساتھ ہوں جو مقصد ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ حاصل ہوگا ورنہ مجھے خوف ہے کہ کہیں ایسا ہو کہ ایک مقصد کے حصول کیلیے کوشش کرتے ہوئے ہم دوسرے اہم مقاصد کھو بیٹھیں ۔

... (मिल) ... उस जमाने में था। ... ५०० ... रिहिन्दुस्तान में किान ... और ... आधार ... हुआ करती थी ... डाली जाय और ... लगाया ... लोग ... जिनका ... हुआ ... और दूसरे मुल्कों में ... उसकी ... कीमत ... नहीं होती। ... मिलना चाहिये ... मिलना चाहिये ... मिलों ... यहां भी ... परमिट्स जारी ... किये जाते ... यहां तो ... करोड़ परमिट्स जारी किये जाते ... आमदनी ... भी ... वजह से। अभी अगर ... बेकार बैठे हुए हैं। ... मुआफिक ... नहीं की जाती जिसका नतीजा यह है कि बेरोजगारी और ... से तंग आकर बुनकर शहरों में आ गये हैं। देहातों में ज्यादातर बुनकर ही बेकार हैं इसलिये हम ... देहातों ... चाहिये हम देखते हैं कि ... की ... आ रहा है ... अपना पेशा छोड़कर ... कारखानों की मुलाजिमत अख्तियार कर रहे हैं या किसी और ... मजदूरी ... अपना रोजगार फराहम कर रहे हैं। अगर यही हालत रही तो मैं ... कि ... एक दिन जिसका खमियाजा भुगतना पड़ेगा। ... सिलसिले में ... (...) बुनकारों के मसायल ... सिलसिले में ... सफ होती है उसके परसेंटेज (Percentage) में ... बुनकारों के लिये महफूज कर दी गयी ... रेजोल्यूशन ... रही है वह काफी जरूरी है। लेकिन इसके जरिये ... साड़ियों और धोतियों ... जिसका फायदा जिस तरह ... रेजोल्यूशन ... होना चाहिये। मैं यह इसलिये कह रहा हूं कि अगर मिल्स पर यह पाबन्दी आयद की जाय तो मुमकिन है कि ... बार्डर वाली साड़ियां और साड़ियां तैयार करने की बजाय ... और चौड़ाई की साड़ियां तैयार करें। और आगे चलकर इसे ... बार्डर (Border) ... धोती या साड़ी में तब्दील कर लिया जाय। ... कहूंगा कि ४८ इंच और ५८ इंच के दर्म्यान जो कपड़ा तैयार होता है उसकी तैयारी पर रोक ... होनी चाहिये। ... और ... इस पर यह आयद की जा सकती है कि २० से ८० ... को भी वे इस्तेमाल न करें ... कि इस तरह की शर्त आयद करने से इस रेजोल्यूशन का मकसद अच्छी तरह हासिल होगा।

इस रेजोल्यूशन के सिलसिले में यह कहा गया है कि यह ... आरजी ... है। लेकिन मैं समझता हूं कि यह आरजी नहीं। आगे चलकर यह परमानेंट (Permanent) शक्ल अख्तियार करेगा। यह कहा गया कि इस पर ... तरह ... और साड़ियों की तैयारी पर पाबन्दी आयद

दी जाय तो अिससे कअी मजदूर कारखानसे निकल जायग। मेरा खियाल है कि अिस तरह पाबंदी आयद करन से जिन लोगो को रोजगार फराहम होगा अुनकी तादाद अिन लोगो की तादाद से कही ज्यादा होगी । अिस लिहाज से अक बडे फायदे के खातिर अक छोट नुकसान को बरदाश्त किया जा सकता है।

आनरेबल मबर न जिस सोसायटी का जिकर किया मैन अिस सिलसिले मे हैदराबाद बुनकर सघ की द्वितीय वार्षिक निवेदिका की रिपोट पढी है। अिसके हिसाबात की जाच अक जिमदार बाद मी के जरिय हुअी ह और मै अिसको बिलकुल सही समझता हु। मै ऑनरेबल दोस्तो को अिस बात का विश्वास दिलाना चाहता हु कि अिसमे कोअी काम खाती मफाद के तहत नही हुवा है ।

شری وی ۔ ڈی دیشپانڈے ۔۔ الکشن کےلیے اس بوس کی موٹر کاڑیاں استعمال ہوئیں ہیں یہ کہا گیا ہے ؟ اس سلسلہ میں سنٹرل کمیٹی کا رزولیوشن بھی ہے اور انوی گیشن (Investigation) بھی ہوا ہے ۔کیا آنریبل ممبر کو اسکی اطلاع ہے ؟

श्री श्रीहरि अगर ऑनरेबल मेंबर अिस रिपोर्ट को देखे जिसका मैने हवाला दिया है तो अिन्हे अिस सिलसिले मे अितमिनान होजायेगा। मै समझता हु कि अिस रिपोर्ट की कॉपिया ऑनरेबल मेंबर को तकसीम की गअी है। अिस रेजोल्युशन के सिलसिले मे जो अमअमद्स आये है मै कहूगा कि दस्तूर के लिहाज से भी अिन्हे रेजोल्युशन मे शरीक किया जाना मुश्किल है। मै दीलसे दर ख्वास्त करता हु की वह अिस रेजोल्युशन की ताअीद करे।

శ్రీ కె. వాసుదేవ్—(గద్వాల్)

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఎంతో కాలము తర్వాత చేనేత పారిశ్రామికులలో దిన దినమూ పెరిగి పోతున్న నిరుద్యోగ సమస్యను తొలగించడానికి ప్రభుత్వం ఒక తీర్మానం తీసుకు వచ్చింది వాళ్ళకున్న బాధలను కనీసం తొలగించడానికి ఆ తీర్మానాన్ని తీసుకువచ్చారనుకో వచ్చును ఈ చేనేత పారిశ్రామికులకున్న దారిద్ర్యాన్ని, నిరుద్యోగాన్ని తొలగించడానికి—చీరెలు, ధోవతులు కేటాయింపు—అనే పద్ధతి ఎలా ఉన్నదంటే, జనరల్ (General)గా ఆలోచిస్తే ఈ ప్రభుత్వానికి "రోగము ఒకటయితే మందొకటి వేయడం అన్నాట్లు"—అంటే వుండుకు తగిన చికిత్స సరిగా వేయరు అసలు చేనేత పారిశ్రామికుల దారిద్ర్యానికి మూల కారణమేమిటో ప్రభుత్వము వారు ఆలోచించకుండా చీరెలు, ధోవతులు కేటాయించి నందువల్ల, అన్ని సమస్యలు తీరిపోతాయను కోవడం పొరపాటు వీరి నిరుద్యోగ సమస్యకు మూల కారణమేమిటో చక్కగా ఆలోచించి ప్రభుత్వంవారు తగిన చర్యలు తీసుకోవాలి

ఈ చేనేత పరిశ్రమ వ్యవహారాల్లో కొన్ని అవకతవకలున్నాయి వాటిని మీకు చూపెడుతాను హైదరాబాదు రాష్ట్రంలో చేనేత కేంద్ర సహకార సంఘమున్నది ఇది కొన్ని సంవత్సరములనుంచి పనిచేస్తూ ఉన్నది ప్రభుత్వంకూడా చేతనైనంత సహాయము చేస్తూ వచ్చింది ఇంకా తగినంత సహాయము కొరకు ప్రభుత్వానికి మెమోరాండములు (Memorandams) ఇవ్వబడ్డాయి గాని ప్రభుత్వం తన దివాళా కోరుతనంవల్ల తగినంత సహాయము చేయలేక మొండిచేయి బయట పెట్టింది ప్రభుత్వం చేనేత సహకార సంఘానికి ఇచ్చిన డబ్బు సక్రమంగా ఉపయోగ పడుతున్నది లేనిది తెలుసుకొనేందుకు ప్రయత్నము చేయుట లేదు ఈ చేనేత సహకార సంఘాలయొక్క నాయకత్వం నిరంకుశ పంథా అవలంబిస్తూ వాస్తవిక స్వరూపంలో పారిశ్రామికులకు సహాయం సౌకర్యాలు కలుగజేయకుండా అనేక అవకతవకలు చేస్తోంది ఇది ప్రభుత్వానికి కూడా తెలుసు ప్రభుత్వం ఈ విషయంలో అశ్రద్ధ చేయుటవల్లనే ఈ అవకతవకలు జరుగుతున్నాయి ఈ చేనేత సహకార సంఘాలకని ఇస్తున్న డబ్బులో కేంద్ర సహకార సంఘం ఒక లక్ష రూపాయలు కట్టణమే అవసరంలేని వాటికి ఖర్చు పెట్టింది వాటిపై ఎంతో నష్టం వచ్చింది అటువంటి నష్టాలకు లోనయ్యే పన్నువల్ల పారిశ్రామికులకు నూలు సరిగా అందజేయ బడుట లేదు దీని విషయమై ఆందోళన చేయబడింది గాని కేంద్ర సహకార సంఘాధ్యక్షుని నిరంకుశ కొమ్మ నటువంటిన్నీ చట్టానికి వ్యతిరేకమై నటువంటిన్నీ చర్యలవల సహకార సూత్రాలకు విరుద్ధంగా కేంద్రసంఘం వ్యవహరిస్తోంది అన్యాయాన్ని ఎదిరించినందులకు, బహిరంగ పరచినందులకు కొందరిని అధ్యక్షుడు—కొందరు కార్యకర్తలపై చట్ట విరుద్ధంగా క్రమశిక్షణచర్య తీసుకొని పగ సాధించడం జరిగింది ఈ విషయాలన్ని ప్రభుత్వం ఆలోచించాలి లక్షల డబ్బును వెంటనే అవసరము లేనివాటికై ఖర్చు పెడుతున్నారు మోటార్లకని ఒక లక్ష ప్రెస్సు మరియు భవనమునకని కొంత ఖర్చుపెట్టారు ఈ వివరాలన్నీ ఆ సంఘము యొక్క వార్షిక నివేదికలో చూపించారు ఈ కేంద్ర సంఘం యొక్క నియంతృత్వ పాలనవల్ల కలుగుతున్న నష్టం భరించలేకుండా పారిశ్రామికులు మొత్తుకొని మొత్తుకుంటున్నారు ఈ కేంద్ర సహకార సంఘం ఏర్పడ్డ తర్వాత లేని చిక్కులు ఎన్నో వచ్చాయని అనుకొంటున్నారు అసలు సహకార సంఘం ఉద్దేశాలు మంచివి గాని దాని నాయకత్వము పెడమార్గాన పడి బండి ఎట్లాలు తప్పింది అందులో అవకతవకలెన్నో ఉన్నాయి అవన్నీ ఆ సంఘము మూడవ వార్షిక నివేదిక చూస్తే తెలుస్తాయి

Shri V B Raju The whole speech relates to the Central Co-operative Weavers' Organisation but not to the resolution under consideration

శ్రీ వి వాసుదేవ్ —

అది కాదండీ? నేను చెప్పేది సహకార సంఘానికి ప్రభుత్వం చేస్తున్న సహాయం ఏవిధంగా ఉపయోగ పడుతోందో చూడాలని

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ صرف مسئلہ جس کی ہی کبھی جا رہی ہو مناسب ہے ۔ میں ہو
نہیں سکتی جہاں جا رہا اس لئے آپ کی تقریر کو فالو (Follow) نہیں کرسکا ۔

ے ں ھی بلوٹ سری بے وم جی اللہ ( ) (Relv t)

శ్రీ ఎ. వాసుదే —

దాని మీదనే చెపుత న్నాన ఆ నివేదికలో 80 పం ఎ (II 1) ఒ టుంం దానిని బట్టి ( ) ( ) వారు ( ) ( ) వ
ఆ గ్రహించి ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
కింద ( ) 80 పేక ( ) ( ) ( )
మంచా ఎ కార ( ) ( ) ( ) లిమిట్స్‌వంటు ( ) ( ) ( )
సరిపోవాం ( ) ( ) ( ) ( ) గారి ( ) ( ) ( ) ము టీంగ్
వదం లేదు ఈ ( ) ఆ వివరాలు ( ) ( ) ( ) ( )
వ ( ) కూ— ఆ రు ( ) బయట పెట్టుట ( ) ( ) ( )
టీము కాలేగు ( ) ఆవిని ( ) ( ) చేసిత ఎం మీక ( ) ఒంతం
బయట దేరుకో ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) యలు
( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
( ) (Ii 1uy socicti s) ( ) ( ) ( )
( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
( ) ఇక్కడ ( ) ( ) ( ) (Iimmuy s c ety)
( ) ( ) ( ) ( ) ( ) (Primary ociety)
( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
( ) ఇవ్వవద్దని ( ) ( ) ( ) (P n i y) 1 tie 9)
( ) ( ) ఇవ్వాలి

ఉదాహరణకు ( ) ( ) ( ) (G ow M ic I od)
అని ( ) (B q Is) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
( ) (M L A Quarter) ( ) ( ) ( )
( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
(Assembly Hall) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )
( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( ) ( )

Dr M Channa Reddy He hon Member is speak ng il ut Grow More Food plans and cl emes I do n t know h w they are relevant to the Co perat ve Weavers Societies

سری ملم واسود و ں ہ رہا ہوں کہ ناہوں کےحو ہی مسائل ھں
اکو ھں کیا ھ ھے اسی طرح ں ووسر کے اربے ں ہی ماونگا ہ ال کے
طور رکو رہا تھا

مسٹر دی اسسکر میں ... ہوں ... ہمارے رولر کے
دفعہ (۳۰) کا حسال رکھیں

శ్రీ ... ...

... ... చిం ... కల ... దు వల పాంత్రావికల ఇబ్బందులు ... ... యయన ... ప్రభుత్వం ... నడిపేటట్లు ప్ర... శ్రద్ధ ... స్థానిక సంఘాలకు ... ఇబ్బ... ... ఎర్పాటు చేయాలి ప్ర... (G M F Scheme) ... ... ఇప్పుడు పాంత్రామికులు ... ... ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చేయలేకపోతే ఇప్పుడు తీసుకువచ్చిన తీర్మానము వృథా అయిపోతుంది ప్రభుత్వం ... ... అన్నపె ... చందారి ... మొర పెడుతున్నారు ఈ మధ్య గుల్బర్గా జిల్లాలో ... ... ప్రభుత్వం ఈ విషయం అన్నీ బాగా ఆలోచించి ఈ సవరణలను అంగీకరించి చేనేత పాంత్రామికులకు ఆర్థిక సహాయం చేయాలని ... ...

مسٹر دی اسسکر ... ... کا
حسال رکھیں گے

చేనేత గడ్డ ... ... చూడాలి ఇది చేయలేనిచో ప్రభుత్వంవారు తెచ్చిన తీర్మానం వృథా అయిపోతుంది ప్రపంచంలో ప్రతి మానవుడు కోరేది సులభ ధరలో మంచి వస్తువు కావాలని ... ఇవ్వాళ చేనేత పాంత్రామికుడు ... పెంబరు మిల్లు గుడ్డ ధరకు ... చేనేత గుడ్డ ఇవ్వలేడు ... ప్రజలు ... కాబట్టి ఈ విధంగా నష్టం రాకుండా ప్రభుత్వం సహాయం చేయాలి

... ధరలు ఇప్పటి ధరలు చూచినట్లయితే ... పెట్టెకు ... రూపాయల వరకు లేదా ... పెంబరు ఎక్కువ ఇప్పుడు రూ ... వరకు ఉంటే ... రూపాయలుండేది ఈ విధంగా ధరలో ... రూపాయల వరకు లేదాపుండి కాబట్టి ... పూర్వపు ధరలకు చేనేత పారిశ్రామికులకు ... ఇప్పించాలని కోరుతున్నాను ఇవ్వాళ్టి ... ... అరపెట్టె ... ఇస్తున్నారు గాని ... ... ఇప్పించాలి ప్రభుత్వంవారు ... ఇచ్చేందుకు ప్రయత్నం చేయాలి ఇవ్వాళ్ళ పారిశ్రామికుడు ... పెట్టెను ... పరిస్థితిలోనే లేడు కాబట్టి ... పెట్టెను ఎక్కడ ... కాదు ... పాంత్రామికునకు ఆ పరిస్థితి ఎందుకు లేకుండా పోయిందో ప్రభుత్వం ఆలోచించాలి వారికి ఆర్థిక సహాయం

చేసేందుకు ప్రభుత్వం ప్రయత్నించాలి నా బాధా ఇప్పించే బాధ్యత తీసుకోవాలి మిల్లు
పాటువల్ల పారిశ్రామికులకు నష్టం గల్గకుండా చూడాలి గాని ఈ తీర్మానంలో తమ కష్టాలు
తొల్గిరవని పారిశ్రామికులకు నష్టము కలగలేద వారి వచ్చు నష్టానికి తీర్మానం ద్వారా
ప్రభుత్వం ఎమాత్రం బాధ్యత లేద ఏదో నామమాత్రంగా ఎంత్రావికుల ఉద్రేకాన్ని ఆపవ
దానికి ఈ తీర్మానాన్ని తేసుకు వచ్చారు కొబట్ట పరిశ్రామికుల క్షేమాన్నాశించి మీరు
తీర్మానం తెచ్చిన ఎడల ఈ తీర్మానమిక ఇప్పుడు తేలుడేవ ఎగర లు అంగీకరించి వాటని వెంటనే
అమలులోకి తీసుకు వచ్చేందుకు ప్రామిక్ కలసిందిగా నేను ప్రభుత్వమును కోరుతూ ముగుస్తున్నాను

شری سی سری راملو (سھی) مسر سکس ـه ولیوس ہا ے اسے ہے
ہ ص و ی و موھی رر لیوس ہے س اس رولیوس کی و اس کے لیے ہ اسٹسٹ
ں ھوا ہے کی یا بدکر ے کے لیے کھر ھو ھوں ح ھا سال مں لاکھ ں کی
عدد بں ہ لاہے مں مسلہ مں لحھے ھوے ھں ں کے لیے حالس وعد سوب
ساڑ ری او دھر یوں کے لیے محفوظ کرنے کا حال ھی مں حو مصلہ کیا گیا ہے و قابل
سا مں ہے ہ مصلہ بہت پہلے ھو ا حاھیے تھا اسکے باوجود د ر ہے حو ہ صلہ
کیا گیا ہے b ہں گ (स्वागत) ک ھں و سکی تاسد
کرتا ھوں آحکل یہاں بں حولاھ ں کی حو حالت ہے سں طر ڈالس تو ہ بں
افسوس ہو ہے اور بں کہیں ہر ہہں ہ سکتا کہ انکے لیے حو سکیمں لائے
ہ رہے ھں ہ رولیہ س لا ے ہ رہے ھں حو ہں حیا کی ہ رہی ھں و
ے د ھو رہی ھں معا ی ہ ں رہ ہ ہ ہے حب تک ھم اس طرف دھ ں ہ
ں ہرے حال مں ہ ررولیوس نا حکومت کے و عال ہوکا ہ ہ سکیے آکو ہ
دیکھنا ھوگا کہ ہ لاھوں کے پاس سوت ہ دے کے لیے مالی گنجائش ہں ہے دسحھ
یہ ھو رہا ہے کہ و دو ے سے اہ کر ے ، مجد ھ رہے ھں ہ سوت ماھا
ں کو مل رہا ہے اسکو حریدے کے لیے اکے پاس بیسہ ہں ہے ں ے کاسی بسس
کرنے کے لیے دوسرے سوبارہاں ھں ہ سوت سے کے لیے سار ھں حب یہ ارنوں
کو مل (Mill) سے مال اے کے ر ے کھلے ھوے ھں و وہ ں لوگوں
سے کیوں لنگیے؟ سطح کے کا ی ں (Competition) سے کہ مرسہ
ونبورس امرسی ا سں کہ دھکا مہ ح رہا ہے مرے حو ے سے لہ بں و وس کانگرس
کا م ہ سکی سے سے مرے کچھ ملعات ملا ھ ں سے ھں (مہمہہ)

اس لیے اسارے مں مجھے معلومات ھں انہیں کو ر بو ... سر سے حو سوت ملتا ہے
اسکی وجہ مل کے ہ ب کے مقابلہ مں زیادہ ھوتی ہے سلیے وہ لے ے جھجھکے ھں
اسلیے وہ سو ار ں سے سوت حریدے ھں مں کہوںگا کہ گو ت ں اندیا کہ اس بات
کا حیال رکھنا حاھیے ۔ مں کے لیے ھماری سمار ں ہ رھی حاھیے کہ ت ب حو ملتا ہے
راست کوا ریسو سہ سسر کو ملنا حاھیے کوا ریسو سوسیٹی کے ذریعے ہر ست کہ لائے

کے لیے و جولاہوں کو کہ سوت کے دھاگوں کے ساتھ کے سعے سلانے کے لیے
کو و سامنے دیا (Plan) کو پیش کیا گیا ہے یہی جو
ہماری رسم میں عمدہ ہے نہ ایک اصول ہے و ہم اس طرف کے بڑھ رہے ہیں
ہند باد میں لاکھوں جولاہوں کے کہ سوت بہتر اچھی طرح حل ہے ہیں نہ
ہمارے لیے جو کی بات ہے یہی جولاہے ہیں کیونکہ یہ ساتھ کے ہیں
اگر یہ لایا جائے یہ طرز لاوارث کی طرح ہم ہو گئے کو ہر کو
بڑے جھگڑے ایسے رحلہ ہے معاشی ہم کو دور کرنے کے لیے اکو بسی ڈر
(Subsidies) ہے بہت زیادہ کا ناگ ہے لیکن اسکو
یہ لینے لے ہے سامنے میں مطالبات کیے گئے و جلوس نکالے گئے
سطح دوں دوں بات بھی دس لاکھ سبسڈی (Subsidy)
دیے کا ایک قاعدی وعدہ کیا گیا ہے لیکن یہ کہاں تک وفا کیا گیا ہے نہیں معلوم
میں سمجھتا ہوں کہ دھیرے دھیرے یہ حل ہو رہے ہیں معاشی رہا
رہا ہے ہم ماں کرے جائیں گے و گورنمنٹ نے دیا اس میں تاجر کی مدد
وکوئی سوال بھی حل نہیں ہوگا دس لاکھ لوگوں کے مال بیچے اس سے
رکھ رہے ہیں لکھنے کے لیے گورنمنٹ آف انڈیا سے مارکیٹ ہے
جیسے لوگ کو کے بعد نہیں سکے ہیں اوکے (۵) روپیہ امداد
دینا چاہیے تمام باتیں مناسب ہیں میں نہ کہونگا کہ جو
ریزولیوشن ا رسل ہے نہیں کیا ہے جب تک یہ ترمیمات
بھی ملحق نہ کیے جائیں وہ بے سود ہوگا میں سنسیرلی (Sincerely)
یہ رسی کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے دیا کو پیش کرنے کے لیے
اور ریزولیوشن لایا گیا ہے وسکے معنی کہ وہ ویسے طور پر روبہ عمل لانے کے لیے
اور معاشی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے یہ ترمیمات پیش کی گئی ہیں سوتاریوں کو جو
زیادہ دام سے یہ کپڑا ملتا ہے ورو اسکو لے میں جھکتے ہیں اوس تفاوت کو دور
کرنے کے لیے کو بھی دینا ضروری ہے جب تک ان ترمیمات
کو ملحوظ نہ رکھا جائے محض (۴) اور سار کرنا کافی
نہیں ہوگا میں رسل خارج ہے جس ڈھنگ سے یہ ریزولیوشن
پیش کیا گیا اگر اوس کی بہتری کے لیے پیش کیا گیا ہے جیسا کہ سمجھتے ہیں تو
اوس کے ساتھ ان ترمیمات کا بھی جب تک اضافہ نہ کیا جائے میں سمجھتا ہوں وہ
بے سود ہوگا لہذا میں زور اپیل کرتا ہوں کہ امید ہے کہ ساتھ ریزولیوشن
کو منظور فرمایا جائے

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد عام) اسپیکر سر یہ ایک بہت ہی اہم قرارداد ہے
ایک آنریبل ممبر نے اسکی بعینہ ایک عارضی طور پر کی ہے اسکے سمجھنے جسد

یہ ضروری ہے کہ اسکو میں مدد میں عرض کرونگا کہ عارضی طور پر نہیں بلکہ ایک مستقل طور پر یہ سوال ہے اس وقت تقریباً ۳ لاکھ کرگھے ہیں جو ہمارے بھارت میں چلتے ہیں جو صرف مل (Mill) کے اوپر منحصر رہتے ہیں اسکے علاوہ اور بھی ہزاروں ہیں جو ہاتھ سے بنے ہوئے سوت پر رہتے ہیں اسی طرح ہینڈلوم انڈسٹری بہت پرانے زمانے سے ہیں اور ہندوستان کی صنعتوں میں ہینڈلوم انڈسٹری کے علاوہ تاج انڈسٹری بھارت دیش کی لاکھوں کروڑوں کی زندگی رہی ہے اب ایسٹ انڈیا کمپنی (East India Company) کے زمانے سے یہ انڈسٹری مسلسل ختم کردی جاتی رہی ہے یہاں تک کہ جو بھی کام میں لایا گیا اسکو کوئی پروٹیکشن (Protection) نہیں تھا مہاتما گاندھی جیسے مہان پرش ہی تھے جنہوں نے اس کا ادھار (उद्धार) کیا اور بھارت واسیوں کے سامنے اسکی تاریخ پھر تازہ کی میں میں وشواس نہ رکھنے والے بھی قائل ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسکی حمایت نہ کی جاتی تو بھارت میں جو بہت بڑی بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے وہ ایسا نہ رہتی جب تک کہ معقول طریقہ سے اسکا پروٹیکشن نہ کیا جائے اس وقت تک یہ انڈسٹری نہیں پنپ سکتی۔ بنائی میں جو ہینڈ مطالبات اور ریزرویشنس (Reservations) دئے گئے ہیں وہ ناکافی ہیں اور ان انڈسٹری کے حالات کے لحاظ سے موزوں بھی نہیں ہیں۔ ہندوستان میں سنہ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۲ء ان دو سالوں کے پہلے چھ سو ملین (Million) گز دھوتیاں اور ساڑیاں ملوں کی جانب سے پیدا کی جاتی تھیں لیکن ان دو سالوں میں جو سوت بنکروں کو دیا جاسکتا تھا وہ ملوں میں استعمال کیا جانے لگا اس طرح کپڑوں کے تھان میں جو مارکیٹ تھا وہ ختم ہونے لگا چنانچہ اب ۳ سو ملین یارڈز (Yards) کپڑا دھوتیوں اور ساڑیوں کی شکل میں ملیں تیار کررہی ہیں یہ ایک بالکل صاف بات ہے جسکو انڈیا گورنمنٹ کے کنسرنڈ (Concerned) منسٹر صاحب نے بھی کرسپا جاری ہے بھی ایک حد تک تسلیم کرلیا ہے ہاتھ کے کرگھے اس وقت بھی ایسی حالت میں ہیں کہ یہ صرف دھوتیوں اور ساڑیوں کا پورے ہندوستان کا ریکوائرمنٹ (Requirement) پورا کرسکتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ بھی پیدا کرسکتے ہیں چنانچہ تمام صنعتی حلقوں سے ہٹ کر یہ ہم ترین ضرورت اور مسئلہ کہ جو ایک بہت ہی لازمی ماری تاریخ صنعتی ناپن ہیں وہ ابھی نوبت پر آسکتی لیکن سب سے اہم ترین جو ضرورت ہے اور جسکے اسکو پروٹیکشن (Protection) دینا چاہیئے اور یہ پروٹیکشن ریزرویشن کے ذریعہ دیا جاسکتا ہے چنانچہ میں نے اپنی پارٹی میں یہ ریزولیوشن لایا تھا کافی غور وخوض کرنے کے بعد پارٹی نے اسکو منظور کیا اور گورنمنٹ کی جانب سے اسکو پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی اور اسکو پیش کیا جو صنعتی مطالبات اسٹیٹمنٹ کی شکل میں آئے ہیں ان سے بھی زیادہ اہم ہمارا مطالبہ ہے جسکو بہت صاف اور واضح طور پر ہاؤس کے سامنے منسٹر کے مہینے میں پیش کیا گیا تھا اسکے نتیجہ کے طور پر جسکا انہوں نے

وعدہ کیا تھا کہ فینانشیل امداد (Financial aid) کے لیے مل کلاتھ پرسس (Mill cloth Purses) قائم کیا جائے جنہوں نے ایک بل پارلیمنٹ میں پیش کردیا فی روپیہ ساڑھے ۳ پی کے حساب سے سس (Cess) قائم کیا گیا اور اس سے تقریباً ۲ کروڑ روپیہ آیا ہے جو ہینڈ لوم انڈسٹریز کے ڈیولپمنٹ (Development) پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ہینڈ لوم انڈسٹریز کو بے ڈھنگ سے چلایا جائیگا یہ صحیح ہے میں اس کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں اسی لیے میں نے خود گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز رکھی اور امپروڈ میتھڈ (Improved method) کے ویونگ مشین (Weaving machines) سپلائی (Supply) کیے جانے کے بارے میں کارروائی جاری ہے ۔ حال ہی میں بمبئی کے ہمارے منسٹر سری مرارجی ڈیسائی نے سورت میں ایک سپننگ پلانٹ (Spinning plant) کی بنیاد رکھتے ہوئے یہ دعویٰ کے ساتھ کہا کہ اسی (यानी) اس قسم کے سسٹم سے ہمارے ملک میں رہ جا سکے اور مل انڈسٹریز کے مقابلہ میں ہینڈ لوم انڈسٹریز بطور پر کھڑی ہو جا سکیں اور جنگ سے پہلے کی قیمتوں پر کپڑا مل سکیگا تا سستا اور ڈیوریبل (Durable) کپڑا ہینڈ لوم انڈسٹریز تیار کر سکتی ہیں بشرطیکہ امپروڈ میتھڈس (Improved methods) اختیار کیے جائیں چنانچہ کوشش جاری ہیں ایک دو دن میں تو یہ نہیں ہو سکتا جتنا حکومت کی جانب سے جتنی زیادہ دلچسپی اور توجہ لی جا رہی ہے نہیں لی جا سکتی اس کے قبل مختلف ڈپوٹیشنس (Deputations) اور مختلف طریقوں سے گورنمنٹ کو توجہ دلائی جا رہی کیونکہ ایک ہی اسٹیٹ کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے ہندوستان کا مسئلہ ہے اس خصوص میں یہ مسلمہ امر ہے کہ پورے بھارت میں مدراس ایڈوانسڈ (Advanced) ہے وہاں لگ بھگ دو لاکھ بنکر ویورس آرگنائزیشن (Weavers Organisation) کے ممبر ہیں اور ان کی ۲ سال کی اسٹانڈنگ (Standing) ہے اسی طرح حیدرآباد اسٹیٹ میں لگ بھگ ، ۳ کوآپریٹیو سوسائیٹیز (Co operative Societies) ہیں جن کے ممبر ایک لاکھ ۷ ہزار ممبرس ہیں اور ابھی لگ بھگ ۲ ہزار ایسے ہیں جو ممبر نہیں ہوئے کیونکہ سلمپ (Slump) کی حالت آرہی ہے جیسا کہ آنریبل ممبر ار سنگھی نے فرمایا کہ ان کو کوآپریٹو آرگنائزیشنس (Co operative Organisations) بھارت دیش میں چل رہی ہیں اون میں حیدرآباد کا آرگنائزیشن اہم رہا ہے جو کامیاب طریقہ سے چل رہا ہے یہ جو مفہوم انہوں نے ظاہر کیا ہے وہ یہ صرف اس بنا پر کہ وہ وہاں کی ویورس کانگریس کے پریسیڈنٹ ہیں اور انہوں نے اسکو قریب سے دیکھا ہے بلکہ اس لیے بھی کہ وہ شخصی طور پر اس سے واقف ہوگئے ہیں بلکہ دوسرے پراونسس سے گورنمنٹ کے نمائندوں میں جو لوگ حیدرآباد آئے تھے انہوں نے اسکو قریب سے دیکھا اور اسکی اسٹڈی (Study) کی آل انڈیا ویورس اسوسی ایشن کے

وائس پریسیڈنٹ (Vice President) شری جی ایس ریڈی نے کہا کہ
کوآپریٹو سوسائٹیز پر سے جو وشواس (विश्वास) اٹھ جا رہا تھا حیدر آباد میں
اس کو دیکھنے کے بعد وہ وشواس واپس آ رہا ہے۔ جو آنریبل ممبرس ہمارے پاس نہیں
آئے بلکہ دور سے ہی دیکھتے ہیں اور شکوک اور شبہات دل میں رکھ کر پارشل (Partial)
نگاہ سے یا سیاسی نقطہ نظر کے پیش نظر رکھ کر دیکھتے ہیں وہ بہت غلط فہمی میں
مبتلا رہتے ہیں اور اب بھی ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ آنریبل ممبرس کو انوائٹ (Invite)
کیا وہ سارے (Matters) ان کے سامنے رکھے اور ہم نے کہا کہ دیکھئے اگر
کوئی غلطی ہو تو بتائیے تاکہ ہم اسکو درست کریں۔ وہاں کے بورڈ آف ڈائریکٹرس
کے جو ممبر ہیں جانچ کرتے ہیں۔ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس (Chartered Accountants)
اسکی آڈٹ (Audit) کرتے ہیں اور اطمینان ظاہر کرتے ہیں لیکن مجبوری یہ
ہے کہ آنریبل ممبرس کو سیٹسفیکشن (Satisfaction) نہیں ہوتا۔ آنریبل
ممبر محض شخصی الزامات دھرتے ہیں۔ کہا گیا کہ ووٹ استعمال کئے گئے۔ لیکن میں
کہونگا کہ جب ڈیموکریسی میں فیتھ (Faith) ہے تو یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ
جب ایک ڈیموکریٹک باڈی (Democratic body) اس کا فیصلہ کرتی ہے اور
ریزولیوشن پاس کرتی ہے تب وہ اس سنستھا (संस्था) کے کاروبار چلانے کے لیے یا
الیکشن کے لیے کاروائی کرانا بہتر دیتی ہے۔ لیکن ایک عجیب تو شکل آ دیا
(Political idealogy) کے حساب سے الزام لگایا کہ مس یوز (Misuse) کیا جا رہا
ہے صحیح نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ مس یوز کیسے ہوا۔ کسانوں وغیرہ سے جبر
ڈرا دھمکا کر جوا دن میں ہو یا رات میں کام تو نہیں لیا گیا؟ ڈیموکریٹک آرگنائزیشن
(Democritive Organisation) میں سب ہی ہر بات کے متعلق

شری مخدوم محی الدین: کیا کرایہ ادا کیا گیا تھا؟

شری لکشمن کونڈا: کرایہ جب ادا ہوگا ادا ہوگا وہ وصول کیا جائیگا۔ عجب
ہے کہ جہاں کوئی نوٹس وغیرہ نہیں دیا جاتا۔ اگر کوئی نوٹس دیا جاتا یا گھیر وغیرہ
دیا جاتا یا اور دوسرے قسم کے اخراجات دئے جاتے تو یہ معلوم ہوتا۔ دوست اور
کیا کیا کہتے۔ وہ ایک ڈیموکریٹک آرگنائزیشن ہے۔ اوسکی جنرل باڈی میٹنگ
(General Body Meeting) ہوتی ہے۔ وہاں بجٹ (Budget) پیش ہوتا ہے اکاؤنٹنٹس
(Accountants) اوسکی جانچ کرتے ہیں اور وہ اسکو منظور کرتے ہیں۔ وہاں
کے ممبرس تو اعتراض نہیں کرتے مگر غیر متعلقہ ممبرس اعتراض کرتے ہیں۔ محض
اس لیے کہ اسکے پیچھے ایک پولیٹیکل بیک گراؤنڈ (Poltical background) ہے۔ لیکن میں
یہ کہونگا کہ اس ٹیکسٹائل گروپ کو لا کر اس ریزولیوشن کو منظور نہیں کیا جاسکتا۔ میں اگر غلطی
نہیں کر رہا ہوں تو شاید آنریبل ممبر مارکسوادی سر سے ایک عملے کا ذکر کیا اور عملے کا

تعلق کہ ہد ہے تھا وڈ ف ڈ کمرس نے من کے علی کارروئی کی کہ وس مسکہ (Open meeting) میں ان کو کنڈمم (Condemn) کیا گیا ہ ی ں ما کگس کی لوں میں ہ کیونکہ گرکی حبر کو دیکھا ہے ہو میں معلو ہوں ڈیموکریسی کا نام لیکر ڈسٹرے (Destroy) کرنگی ہوکر بس حالی ہے وکو و لا س (Co operative lines) پر جو کام ہو رہے وکو ہے (Sabotage) کرنے کی کوشش کیجا رہے ہیں مجھے ا میوس ہو رہے ہیں کہونگا کہ ما ما حا لک کی حد سے یہیں ہوسکہ کہ میں یہ ملک کا بہت ر نقصان ہوگا سکے سو میں س رہے ہیں ر د کچھ ہی کہنا چاہتا

لیکن ما صرو ع ص کرونگا کہ ے سبھاب ہد ہ ہوئے کی ہ ط ہی ہم نے کسی پارٹی کا لحاظ کئے بغیر کسی سیاسی مسلک کا لحاظ کئے بغیر سب کو بو (Invite) کیا کہ وہ ہیں ور دیکھیں کچھ لوگوں نے ہمت کی ور کچھ نے نہیں کی وہ کیوں ہمت کرے؟ وہاں و نار کے ونگیذ کی گنجہ یں ہی نہیں بھی بعد میں اس مسئلہ کو چھوڑا ہوں ا کا بعد یہ نکلا کہ ح د آباد میں کچھ ی سسں لائی گئیں جن ر بک درمیں ہر رود ساریوں کی رنگو و کیجائی رہی ہے آ و ررو یں (Reservation) کام ہو مدرس ر و موس یں بھی بارڈر ساریں ور ارڈردھو بر کو رکھا گیا ہے مگر اسمیں بھی بای پاس (By pass) کرنے کی گنجائش موجود ہے سکے ساتھ ہی کونٹس (Counts) کا بھی سوال پیدا ہوتا ہے کیونکہ ۲۴ ۲۶ ۳۰ بمبر کے سوت کو آسانی سے دھوتیوں اور ساریوں میں کنورٹ (Convert) کیا جاسکتا ہے اسلئے اس ررو ن سے بای پاس نہ ہونے دینے کیلئے اس قسم کی پابندی رکھنا ضروری ہے کہ ۲ یا ۸ نمبر کا سوت مل میں استعمال ہی نہ کیا جائے تاکہ ہمیں صحیح وڈ کس کا ار ہوسکے اگر کسی وجہ سے بای پاس کیا جا ہو وگورنمنٹ اس کا تدارک کرسکتی ہے

ایک ممبر ممبر نے کہا کہ سوت کی ۱۹۴۷ ع کی قلت مسجھیں ہو لیکن اب یہ قلت اسلئے دور نہیں ہوسکی کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس سے بھی دل کی کم سے کم قسموں پر یہ انتظام کیا جاسکے کیونکہ ۱۹۴۰ ع میں سوت کی قلت ۔۔ ا ۱۹۳۶ ع میں ۲ ۔ اور سنہ ۱۹۴۷ ع میں ۲ لا پونڈ بھی اسطرح ۱۹۴۷ ع سے پہلے جب نارمل مانند پڑگیا تھا و قلت ہم لینا چاہتے ہیں کیونکہ ۱۹۴۰ ع میں سب سے کم قلت تھی لہذا اس مسئلہ کو یہاں چھوڑنے سے ہم پابند ہو جا سکے اب حالات بدل چکے ہیں سا یہ حالات نہیں ہیں اسلئے رسٹرکشن (Restriction) یہ رکھنا چاہیے ورنہ اس سے ہم خود اپنے آپ پر پابندی عاید کرلینگے۔

ــــ

اسکے بعد یہ کہا گیا کہ ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) بھی کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں میں یہ کہونگا کہ اوس بارے میں جو گورنمنٹ پالیسی اختیار کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ بیکار ہو رہے ہیں ان کو جہاں تک ممکن ہوسکے ری ایمپلائے کیا جائے۔

اسکے بعد یہ کہا گیا ہے اور الزامات لگائے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ معلومات ہونے کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ ایک اسٹیٹمنٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ جو اسٹاک (Stock) موجود ہے وہ پولیس جوانوں اور دواخانوں وغیرہ کی ضروریات کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر شرام اناگوڑہ صاحب یہ واقف ہوں گے کہ اس سال ایک لاکھ ۹۰ ہزار ساڑیاں ہیں کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ پولیس والوں کو ساڑیاں پہنائی جائیں؟ (قہقہہ)

شری وی ڈی دیشپانڈے: پولیس والوں کی بیویوں کو پہنایئے۔

شری لکشمن کوڈلا: اگر گورنمنٹ خرید کر دے دے تو دھوتی (धोती) ہے۔ اسلئے میں یہ کہونگا کہ یہ اسٹیٹمنٹ یہاں موزوں نہیں ہوتا۔

یہ بھی اسپیچ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فارن (Foreign) سے ڈیل (Deal) کرنے کے لیے بورڈس (Boards) قائم کیے جائیں یہ بہت ویلکمابل (Welcomable) ہے۔ یہ ہمارا پرانا مطالبہ ہے حیدرآباد گورنمنٹ کے سامنے جو ڈیمانڈس (Demands) پیش کیے گئے ہیں ان میں سے یہ بھی ایک ڈیمانڈ ہے چنانچہ یہ مطالبات آنریبل چیف منسٹر نے اکنامک کمیٹی (Economic Committee) کے حوالہ کر دیے ہیں تاکہ اکنامک کمیٹی ان ڈیمانڈس کو اسکروٹنائز (Scrutinise) کرکے ڈیفنٹ پروپوزلس (Definite Proposals) کابینٹ (Cabinet) کے سامنے پیش کرے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح کے بورڈس بنانے کی خواہش کی گئی ہے اس سے ہماری پروگریسیونس (Progressiveness) ختم ہو جائیگی۔ ایک طرف تو یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ لوٹ کھسوٹ کرنے والے ہیں خون چوسنے والے ہیں لیکن دوسری طرف ان ہی خون چوسنے والوں کو بورڈ پر رکھنے کی خواہش کی گئی ہے۔ یہ ہینڈ لوم انڈسٹری کو ختم کرنے کے مماثل ہوگا۔ اسلئے میں سختی کے ساتھ اسکی مخالفت کرتا ہوں۔ جب پی وی کرشنا چاری صاحب یہاں تشریف لائے تھے تو اس وقت ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایسے بورڈس بنائے جائیں۔ انہوں نے اسکو منظور کیا ہے۔ اس بارے میں فائنل ڈسیشن (Final decision) کا ابھی ہم انتظار کر رہے ہیں۔

کوآپریٹو آرگنائزیشن کے سلسلہ میں یہ کہا گیا ہے کہ انکو مدد (Subsidy) دینی چاہیے۔ ان آرگنائزیشن کے ممبر کے پاس بھی جو یہ اپروچ (Approach) کیا ہے کس طرح کہا ہے؟ انکے پاس اسٹاک بہت تھوڑا ہے کیونکہ اس سے پہلے وہ یارن ڈسٹریبیوشن (Yarn distribution) کا کام کرتے ہیں۔ اگر موجودہ سلمپ (Slump) کی وجہ سے اس اسٹاک کو قبول کیا جاسکتا ہے تو میں ضرور اسکی تائید کرتا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ہمارے مطالبات اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اس ریزرویشن کے معاملہ میں ہم تو اسی سے بھی ملے اور ان ڈیمانڈس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ افسوس ریزرویشن (Reservation) کے لیے ابھی نہیں دے سکتے ہو گا اسلیے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ دیگر مطالبات کو علحدہ رکھتے ہوئے ریزرویشن کے لیے کوشش کی جائے کیونکہ اس کا تعلق اسٹیٹ گورنمنٹ سے نہیں بلکہ سنٹرل گورنمنٹ سے ہے۔ چنانچہ یہ مطالبہ منسٹر کے سامنے میمورنڈم (Memorandum) کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

اسکے بعد یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ دو روپیہ فی کس (Per head) دیے جائیں تاکہ وہ کوآپریٹو آرگنائزیشن میں آجائیں۔ ہم نے بھی سب منسٹر کے سامنے یہ کہا ہے لیکن ہم نے تو مطالبہ کیا ہے کہ ہر ویور کو ایسی امداد دینا چاہیے وہ کوآپریٹو آرگنائزیشن میں ہو یا نہ ہو تاکہ اسکو قرض حاصل کرنے کی سہولت ہو۔ آپ کے ایسے مطالبات بار بار یہ منسٹریں اور آل انڈیا اڈوائزری بورڈ (All India Advisory Board) کے پاس پیش کیے جاچکے ہیں۔ حیدرآباد گورنمنٹ کے سامنے پہلے ہی سے یہ مطالبات دیے ہیں اور اب ہی کا لے آنے کے بعد یہ وعدہ کیا جا رہا ہے کہ اس پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ اگر اس اسٹیٹمنٹ میں کوئی ٹیکنیکل آبجکشن (Technical objection) نہیں ہے جیسا کہ آنریبل منسٹر انچارج نے کہا تو ضرور اسکو بھی ہمارے ان مطالبات میں شریک کیا جاسکتا ہے اور میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ استدعا کرونگا کہ آنریبل منسٹر انچارج اسکو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں تو مناسب ہے۔

اسکے بعد یہ کہا گیا ہے کہ کوآپریٹو آرگنائزیشن کے علاوہ فیکٹریز (Factories) کو بھی امداد کی جائے۔ میں اسکی سختی کے ساتھ مخالفت کرتا ہوں۔ فیکٹریز میں ماسٹر ویورس (Master weavers) ہوتے ہیں جن پر فیکٹری ایکٹ (Factory Act) لاگو نہیں ہوتا اور یہ وہاں ایکسپلائٹیشن (Exploitation) کیا جاتا ہے۔ افسوس ہمیں کوآپریٹو آرگنائزیشن کو انکریج (Encourage) کرنا ہے اور ان فیکٹری اونرس (Factory owners) کی امداد کرنا نہیں ہے جن کے اس کل ایک لاکھ ۳۹ ہزار ماگ، میں سے

ہب کم ماگ ہیں منسٹری ورس ھی اسکو ناکام کرنے کی کوشش کر رہے
ہیں جنکے کچھ اغراض ہو ہیں اور بعض پولیٹکل پارٹیز کے ممبرس مکر ہوا
دینے کی کوشش کر رہے ہیں ہیں جو ہیں کرونگا کہ اس ہی پولیٹکل سکس
(Political aspects) کو لائے ہوئے ری کیا کہ لیکن
(Economic conditions) کے لحاظ سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے
تو مناسب ہے ایکسائز ڈیوٹی (Excise duty) کا بھی اس سلسلہ
میں ذکر کیا گیا ہے میں رات دن وہاں کام کرتا ہوں لیکن میں نہیں ہے ماکہ کسا ر
ڈیوٹی کا سوال کیسے اٹھایا گیا کیونکہ سس (Cess) تو مل کلاتھ
(Mill cloth) پر عائد کیا جاتا ہے ایکسائز ڈیوٹی کے بارے میں کوئی
کام ہمارے پاس نہیں آئی لیکن سیلس ٹیکس (Sales tax) کے بارے
میں سکتا ہے اگر میں غلطی ہی کر رہا ہوں اور مجھے صحیح طرح یاد پڑتا ہے کہ
سیلس ٹیکس پر مباحث کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا تھا کہ سیلس ٹیکس سے ہینڈلوم کلاتھ
کو کیوں اگر یہ (Exempt) کیا جا رہا ہے جبکہ غریب آدمی
کے ہیں سوت ہم نے جو کہا وہ بھی ریکارڈ میں ہے اور انہوں نے جو کہا وہ بھی ریکارڈ
میں ہے بہر حال دس روپیہ کی حد تک گریسس (Exemption) دیا گیا
جو پورے ہندوستان میں کہیں بھی نہیں ہے بمبئی میں ایک روپیہ ۸ آنے اور مدراس
میں صرف ایک روپیہ کی حد تک ایسا ہے اسکے علاوہ ناؤ اور کپڑوں کے متعلق بھی
ڈسکشنس (Discussions) کیے گئے مل کلاتھ اور ہینڈلوم کے کپڑوں
میں فرق کرنے کی کوشش کرتے ہوئے یہ بتلایا گیا کہ مل کے سوت کو ہاتھ سے کاتے
ہیں اس بارے میں جو آرگومنٹ (Argument) ہمارے سامنے رکھا گیا
وہ بہت کنوینسنگ (Convincing) ہے جن کپڑوں کے سوت کو
ہاتھ سے کاتا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں کھادی اسما دے جانے کے بہتر موقع
میں ہے اسکے علاوہ ۲ نمبر سے جو کپڑا بنا جاتا ہے اس پر دس روپیہ کی گریس کم
لاگت آتی ہے لیکن بہت ہی کم ماکپڑا ہمارے پاس بنا جاتا ہے البتہ اگر اس میں
سلک (Silk) ملا دی تو یہ لکزریز گڈس (Luxuries goods) میں
شامل ہو جاتا ہے یہ مثال بھی ہمارے سامنے آئی ہے اس لحاظ سے میں کہونگا کہ
سیلس ٹیکس (Sales tax) کی نسبت ہمارا مطالبہ بہت ہی معقول ہے
میں دیکھ رہا تھا کہ اپوزیشن کی جانب سے یارن (yarn) پر بھی ٹیکس
لگانے کی تجویز پیش ہوگی لیکن ایسا نہیں کیا گیا ہم نے سرکار سے سختی کے ساتھ
ڈیمانڈ کیا ہے اور پارٹی نے بھی ڈسیشن (Decision) لیا ہے کہ وہ اگزمپٹ
(Exempt) کر دیا جانا چاہیے اس مسئلہ پر گورنمنٹ کابینٹ لیول
(Cabinet level) پر غور کر رہی ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے اس موقع پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ
میں نے جو سند ... پیش کیا ہے اس کا تعلق حکومت ہند سے ہے ... آباد اسٹیٹ کا
اس میں کوئی ذکر نہیں ہے حکومت ہند ہندوستان کے تمام گاؤں کو سامنے رکھتے
ہوئے یہ غور کر سکتی ہے کہ ہینڈ لوم کو ... روپیہ سے زیادہ قیمت کا ہو تو اس پر ٹیکس
لگانا چاہیے ... (Y rn) ... کی اس ... ہے کہ گرہ یارن ... اور سلیں ٹیکس
لگانا چاہیے ہیں تو ہم ... ممبر کی تائید کرتے ہیں

سری لکشمن کونڈا ... ریزولیوشن میں تو ... ہے کہ

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad

Shri V D Deshpande Also read the next words namely as concerned

Shri Konda Laxman Yes those words too are there

سلیں ٹیکس ... ہے کہ ہمارا ... ہے متعلق ہے اسلئے وہ ایک ... پرابلم
(State Problem) ہے ... لحاظ سے میں نے کہا ... آنریبل ممبر کا مقصد ... ہے تو
یہ اچھی بات ہے میں اس کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں ... اور ان کا شکریہ بھی
ادا کرتا ہوں

اسکے بعد یہ کہا گیا کہ ورکرس کو ہاوس کے بارے میں اگزمپٹ (Exempt)
کیا جانا چاہیے یہ خیال ... ہے بلکہ ہمارے ڈیمانڈس (Demands) تو
اس سے بڑھکر ہیں ہم نے ... ماگھوں پر اور ... جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اس
کے مقابلے میں بھی اپنے مطالبات گورنمنٹ کے سامنے رکھے ہیں اگر اس ... کے
سلسلے میں سب باتیں ممکن ہیں تو ... اسے ڈیمانڈس رکھے جا سکتے ہیں
لیکن حقیقت یہ ہے کہ ریزولیوشن میں جو چیز رکھی گئی ہے وہ چونکہ سنٹرل گورنمنٹ
سے متعلق تھی اسلئے ایک خاص مقصد کے تحت ایک خاص ... پروٹکشن (Protection)
کے لیے یہ ریزولیوشن ... کے پاس بھجوایا جا رہا ہے یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہینڈلوم
انڈسٹری (Handloom Industry) پاور لوم (Power loom) اور ملس
(Mills) یہ تینوں بھی کس طرح ترقی کر سکتے ہیں جس سے کسی ایک کو بھی
نقصان نہ پہنچنے پائے اس سلسلے میں ... نے ایک ہینڈ لوم بورڈ بھی قائم کیا ہے
جس میں ... کروڑ روپیہ جاری بھی ... ہیں اس بورڈ کے تحت ... فنڈ بھی ہے ... فارن
کنٹریز (Foreign countries) میں بھی مارکٹ فراہم کرنے کیلئے ایک ڈیلیگیشن
(Delegation) بھیجا جانے والا ہے ... ڈسمبر کے پہلے ہی ہفتہ میں یہ

مسئلہ طے پاتا ہے اس لئے ایک ٹی وا می را کی رپورٹ کے ذریعہ مسائل پر غور کرنے کے بعد غیر سرکاری ڈھنگ سے ہم نے کے مسئلہ پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن موجودہ حالت میں ہی اس تجویز کا رکھا جانا غیر ضروری ہے۔ ترمیم کے ذریعہ جو حالات حکومت کے سامنے رکھے گئے ہیں اور گورنمنٹ انہیں مکینیکل دواروں کی وجہ سے یا اپنی پالیسی کے لحاظ سے دو ۔ د یکھے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کوئی اعتراض ہونا چاہئے میں عرض کروںگا کہ گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ کیا جارہا ہے

را ی و ا ر کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ

مسٹر ڈپٹی اسپیکر : آنریبل ممبر کی توجہ دفعہ (۴۰) کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔

شری لکشمن کمار : میں صرف تھوڑے سے وقت کی اجازت چاہتا ہوں جسکے بعد میں ا ی مزید ہم کردونگا میں کچھ انفرمیشن (Information) ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔

اس میں شک نہیں کہ کوآپریٹو و انسر کے ذریعہ انڈسٹری کو ریزرویشن (Reservation) دیا جانا چاہئے تاکہ وہ رڈ نری کنزیومر (Ordinary consumer) کی صحیح تک لڑا فروخت کر سکے اور اس انڈسٹری کو کوآپریٹو پرنسپلس (Co operative Principles) پر ہی چلانا پڑیگا لیکن اس ملک میں کافی لوگ ایسے ہیں جو ابھی ہیں اور کوآپریٹو پرنسپلس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے جہاں میں اور میرا حق زیادہ ہے چھوٹے کام کرنے والے اپنے ماسٹرس کے اثرات میں ہیں انہیں کوآپریٹو فولڈ (Co operative fold) میں لانا مذاق کی بات نہیں گذشتہ تھوڑے سے عرصہ میں ایک لاکھ میں ہزار بنکروں کو کوآپریٹو فولڈ میں لایا گیا آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ بدعنوانیاں ہیں اگر ڈائرکٹر یا سکریٹری میں نرابیاں ہیں تو صحیح صحیح انہیں ہٹایا جاسکتا ہے میں اس کو ویلکم (Welcome) کرتا ہوں لیکن آپ کا مقصد تو محض اوور تھرو (Overthrow) کرنا ہے ۔ محض مخالفت روپیگنڈہ کی خاطر یہ باتیں کہی جاتی ہیں ایک کوآپریٹو آرگنائزیشن میں الیکشن کے ذریعہ ذمہ دار لوگ منتخب کئے جاتے ہیں لیکن محض انتشار کی خاطر کمیونسٹ پارٹی (Communist Party) پی ۔ ڈی ۔ ایف (PDF) یا کسان سبھا کے نام سے جلسیں نکالے جاتے ہیں ۔ کیا ایسے طریقوں سے حقیقت میں بنکروں کو کوئی فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے ؟ میں تو کہونگا کہ اس سے الٹا نقصان ہی ہوتا ہے ۔ ایک ڈیموکریٹک آرگنائزیشن (Democratic organisation) کو ڈیموکریٹک طریقہ سے ہی درست کیا جاسکتا ہے ۔ اب اسکو اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں لیکن محض غریب مزدور ۔ کسان ۔ بنکر کا نام لیکر غلط پروپیگنڈہ

کرنا اور انہیں کانا کوئی معنی نہیں رکھتا اس سے کوئی فائدہ کی وجہ نہیں کہ ان کی
یہ عمل میں ہتکار (अधिकार) میں لینے کے قابل ہے یدی (यदि)
اب حقیقت میں انکے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو یہ ادارہ طرح بڑھ ورکرز یہ
کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ڈائرکٹس ان ساریس میں لئے ہوئے ہیں میں کہونگا کہ
پبلک یہ بہتر جان سکتی ہے کہ ساریس ہم کررہے ہیں یا کپڑے والے خود ساڑیاں بن
ہیں

یہ کہا گیا کہ ڈالر اسٹرلنگ ایریا (Dollar sterling area) سے کپاس
یہ لی جاتی ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے بنکر کو تو صرف سوت سے واسطہ
ہے وہ تو چاہتا ہے کہ دن بھر محنت کرنے کے بعد اسکو کچھ نہ کچھ روزی فراہم ہوجائے
انکے لیے سوا انکے یارن سوت امریکہ کے ڈالرس سے آئے یا رشیا کے روبلس سے آئے ہم
کو اس سے واسطہ نہیں جس ملک سے بھی انہیں سستا مال ملسکے وہ خریدتے ہیں
تاکہ انہیں اون کی محنت کے صلہ میں کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو۔ حال ہی میں پارلیمنٹ میں
سرکاری بنچز سے متعلقہ منسٹر نے یہ جواب دیا ہے کہ رشیا کی کاٹن زیادہ داموں میں
آئی ہیں اور وہ مہنگی رہی ہیں اور اس نے آفر (Offer) بھی نہیں کیا ہے ایک
آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ رشیا اسکے لیے آمادہ ہوگیا ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن
بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی روئی سے ڈالر کی بو آتی ہے تو کیا روس کی روئی سے خون
کی بو نہیں آتی؟ ویورس (Weavers) تو جہاں سے سستا مال ملتا ہے اسی
ملک سے خریدینگے خواہ وہ ملک روس ہو یا جاپان ہو۔ یا ٹرکی ہو یا افغانستان ہو یا
ترکستان ہو یا پاکستان ہو اس کے لیے کسی سیاسی مسئلہ کو درمیان میں لانا مناسب
نہیں ہوسکتا لیکن محض دوسرے تصورات کے تحت الزامات عائد کرنا اور مجلس اور
اخبارات کے ذریعہ غلط خیالات کا پرچار (प्रचार) کرنا ٹھیک نہیں ہوسکتا اگر
جنرل باڈی میٹنگ (General Body meeting) میں کوئی فیصلہ ہو اور اسکے
مطابق عمل کیا جائے تو کیا یہ ان ڈیموکریٹک (undemocratic) ہے؟ محض
پریجوڈیس (Prejudice) کے تحت مسائل پیدا کیے جاتے ہیں۔ میں آنریبل
منسٹر سے کہونگا کہ اگر وہ امنڈمنٹس کو قبول کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں تو
وہ انہیں قبول کرسکتے ہیں۔ میں یہ بھی کہونگا کہ گورنمنٹ کی پالیسی محض کاغذات
کی حد تک ہی محدود نہ رہے۔

شری مخدوم محی الدین (حضور نگر) اس ریزولیوشن کے سلسلے میں ہاوس کے
سامنے جو ترمیمات آئی ہیں میں انکی تائید کرتا ہوں اور ہاوس کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے
چند باتوں پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں

ہماری جانب سے اس ریزولیوشن پر جو ترمیم پیش ہوئی ہیں اس جانب سے اسکی کوئی مخالفت نہیں کی گئی ۔ وا سے ایک دو امرا کے جنکی نسبت میں سمجھتا ہوں کہ انکے سمجھنے میں شاید کچھ غلطی ہوئی ہو ورنہ بحیثیت مجموعی ان ترمیمات کا انہوں نے استعمال کیا ہے ۔ ایسی صورت میں مجھے کوئی وجہ نہیں نظر آتی کہ ان ترمیمات کو قبول نہ کیا جائے سوائے اس کے کہ جو کچھ بھی اس جانب سے پیش ہوئی ہیں اس لئے انہیں قبول نہ کیا جائے ۔

مسٹر آر جسٹس ممبر نے کہا کہ یہاں ڈالر اسٹرلنگ کی بحث کیوں چھیڑی گئی اس سلسلے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ہندوستان میں ہاتھ ماگ پر کام کرنے والے بنکار یا جولاہوں کی تعداد ایک کروڑ ہے اور خود ہمارے حیدرآباد میں جیسا کہ آنریبل منسٹر انڈسٹریز نے کہا انکی تعداد (۶) لاکھ ہے ۔ مصنوں کا حال ہے کہ یہ تعداد ( ) لاکھ ہے ۔ انکی یہ حالت ہے کہ وہ مکمل بیروزگاری کے عالم میں ہیں ۔ فاقہ کشی میں مبتلا ہیں اور نئی خود کشیاں بھی ہورہی ہیں ۔ انکی اس بری حالت کی ذمہ داری موجودہ حکومت ہند پر ہے جس نے انہیں اس حالت پر پہنچادیا ۔

ایک آنریبل ممبر ۔ خود کشیاں کہاں ہوئی ہیں کیا آنریبل ممبر بتلاسکیں گے ؟

شری مخدوم محی الدین ۔ گلبرگہ میں ہوئی ہیں ۔ ہندوستان کے دوسرے کئی صوبوں سے بھی ایسی رپورٹیں آئی ہیں کہ بنکاروں نے فاقہ کشی سے مجبور ہوکر خود کشیاں کرلی ہیں ۔ یہ حقیقت ہے کوئی مبالغہ نہیں ۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں جہاں تک موجودہ عام حالات کا تعلق ہے اسکی ذمہ داری برطانوی سامراج پر رہی جس نے ہماری قابل قدر صنعتوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ ختم کرڈالا ۔ ہمارے گاؤں کی معیشت سالف سفیشنٹ (Self sufficient) تھی لیکن برطانوی سامراج نے سوپرسکٹ (Progressive aspect) کے نام پر اسکو ختم کیا گیا زمیندار ان قائم ہوئیں اور زمین پر بڑا بھاری بوجھ ڈالا گیا ۔ اسلئے ہم کہتے ہیں کہ یہاں خود سادی طور پر صنعتی ترقی نہیں ہے ۔ زمین کی تقسیم ٹھیک طور سے نہیں ہوئی ہے ۔ کسانوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے ۔ ان حالات میں جو روپیہ آتا ہے جو کاٹن (Cotton) آتا ہے ایسے ہمارے بنکاروں کو زیادہ دام پر خریدنا پڑتا ہے اسلئے انکو نفع کم ملتا ہے ۔ انکو پیٹ بھرنے کیلئے تک پیسہ نہیں رہتا ۔ اخراجات جانے کے بعد انکے پاس کچھ نہیں بچتا ۔ وہ فاقہ کشی کی زندگی بسر کررہے ہیں اور دوسری طرف ہندوستان کے بڑے بڑے مناپلسٹ (Monopolist) اور کیاپٹلسٹ (Capitalist) ہیں جو بغیر کسی قسم کے ریسٹرکشن (Restriction) کے پرافٹ (Profit) حاصل کررہے ہیں ۔ جانتے پچھلی جنگ کے بعد سے بڑے بڑے سرمایہ داروں نے (۱۷) سو کروڑ روپیہ کمایا ہے گویا انہوں نے چھ برس کے اندر اندر سو کروڑ سے زیادہ نفع کمایا ہے ۔ اب بھی انکا وہی عالم ہے ۔ برابر نفع کمارہے ہیں اور انکی اس نفع خوری کو قائم

رکھنے کیلئے لاکھوں روپے خرچ کیے جا رہے ہیں مزدوروں پر کام کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے ۔ ایک ایک مزدور کو اب مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ چار چار مشینیں چلائے اور انکو اس خاص محنت کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا ۔ ہاتھ ماگھوں کے بنکاروں کو بھی دام پر سوت نہیں ملتا ۔ ان حالات کے تحت ہمیں حکومت کی پالیسی پر نظر ڈالنی پڑتی ہے جب ہم اس نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں اور غور کرتے ہیں تو اسکا ذمہ دار گورنمنٹ اف انڈیا کو گردانے پر مجبور ہوتے ہیں عام لوگوں کا پرچیزنگ پاور (Purchasing Power) گھٹ گیا ہے ۔ سن ۱۹۲۹ ع میں عوام کی جو قوت خرید تھی وہ آج آدھی بھی نہیں ہے یارن (Yarn) پر دس گونہ دام زیادہ دینے پڑتے ہیں ۔ اسمیں دیگر اخراجات کو شامل کیا جائے تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ بہ مقابل پہلے کے آج کپڑے کا دام کیا ہو جاتا ہے ۔ اگر سنہ ۲۹ کے لیول (Level) پر یارن (yarn) کی قیمتیں ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو دشواریاں ہیں ان میں کچھ کمی ہو سکتی ہے کسان اور جلاہوں کی بیروزگاری دور ہو سکتی ہے حکومت کو اس درستی (दुरुस्ती) سے کام کرنا چاہیے ۔ اگر حکومت واقعی یہ خدمت کرنا چاہتی ہے تو اسکو ایک رزولیوشن کی شکل میں لاکر انکو بیان کرنا چاہیے ۔ یوں زبانی وعدے تو بہت کرتے آئے ہیں ۔ وہ وعدے ہیں جو پورے نہیں ہوئے ۔ ڈالر و اسٹرلنگ کے تعلق سے ابھی ابھی یہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ اسلئے ہوئی ہیں کہ وہاں سے جو کاٹن آتا ہے جو روئی آتی ہے اسکے دام زیادہ دینے پڑتے ہیں اور اسکا اثر ہمارے مارکٹ پر اور عوام کے پرچیزنگ پاور (Purchasing Power) پر پڑتا ہے چونکہ ہمارا سمبندھ (सम्बन्ध) اس مارکٹ سے ہے اسلئے ایسے تدابیر اختیار کیے جانے چاہئیں جس سے ہمارے بنکاروں کو فائدہ ہو سکے ۔ یہی اس ترمیم کا مقصد تھا ۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ سنہ ۲۹ کے لیول (Level) پر یارن (Yarn) کی قیمت کو لانے کی کوشش کرنی چاہیے

ابھی لیبر ممبر صاحب نے ابھی بتایا کہ ساڑیوں اور دھوتیوں کی شکل میں (۲۳) کروڑ گز کپڑا بازار کا اگر وہ پورا ہاتھ ماگھوں کے ہاتھوں کو دیا جائے تو ایسے مزدور جو ملوں سے ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) کی زد میں آجاتے ہیں یا ایسے مزدور جو ٹمپریری (Temporary) طور پر رکھے گئے تھے اور انکو ریٹرنچ کر دیا گیا ہو انکی روزی روزگار کا مسئلہ کچھ نہ کچھ حل ہو جائیگا اور انکے لیے ایک بڑی گنجائش نکل آئیگی ۔ اسلئے میں کہونگا کہ یہ بہت مناسب ترمیم ہے اسکو قبول کرنا چاہیے

ایک اور بات مجھے عرض کرنا ہے جیسا کہ ابھی لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا کہ ہم اکانمی (economy) کی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہیں اور اکانمی کی طرف بڑھ رہے ہیں ۔ جو تجاویز اور جو علاج تجویز کیے جا رہے ہیں وہ ترقی کی طرف لیجانے والے نہیں ہیں ہر کہا جا رہا ہے کہ زیادہ زیادہ جن کے بوجھ بانی ہیں اور کارخانے گھٹائے

جارہے ہیں د ے ں د اد کہ اور ان کے معاملہ میں اگر وہاں دو سو کا جاسے ہیں اں د ط ہے ہیں ا بں ہیں کہ جھوڑ کر بای د سے اور رہی اسا اکسے ہ ار ہے جہے ہے ان حالات میں ہم اگے رہ ہے ا ر اسطرح ا ار ء دیا جائے کہ ہم کس طرح اگے بڑھ سکتے ہیں ں ہ سکا د ا س د ہے گ ل راو ھ وجہار ں عور کریں او دمہ ھی و ادکار بندی د ھی ا ال د ء ہیں ار ے ی اب رجحانات کہ بھکا د ماکی ی صحیح رور ل ہیں ہے اور سکو لوں ی سہ ا د م بہیں کہہ کا ں حاطے ی ہم ہ ا ے ا اال کیے جائے جا بر جس سے اں سکاوں کا معا ر گی نجھو کہ ہ اعر ہیں ہے ع ص کرا ہے کا ملک میں ہ ہ ی ص ں سے حلی اہی ا د د اہے عوام د اک میں حل ر گی برکرنے کے لاں ااہے وراکی اب بحر ہی اصاد کرا ہے مارکٹ کا د حال ہے کہ مال ڑا ہ اہ ا ر حر ء ولا بریں شے صرف اں ماک کا حال ہے کہ دیا کے ڑے رہی ا ہالک کا بھی ی حال ہے کہ مارکٹ ہ ے رہے ہیں لیکن عوام کی بوب ہ د گس گئی ہے گر بر کہ ہا ک ا ں بالکے را ہ ہ د حلیں ھاو عان کی ہے ان ص ں ء ی حلی رہی ہے اسکہ دو کہ اہے ہم ان رم کے دریعہ سا وں کا معطہ جاھیے ہیں اگر بہیں کیا گیا و ہیں ور ڈھنگی عوام کے حالات گیے کرے ہیں اکی مسکلر میں اور اصافا ہوگا عوام اح سہ (Suffer) کرسے ہیں اکو اور ہی زیادہ تکلیف اٹھانا پڑیگا ں تمام حیرں کو الگ بھلا کرکے بہں دیکھا جا سکتا

آخر میں کوا سوسائیٹیز کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں جہاں کسی د سحصی۔لے کا سوال ہیں ہے ہیں ی باہیں اخباروں میں آئی ہیں او دوسرے ذرائع سے بھی معلوم ہوتی ہیں کہ جو لوگ اسمیں کام کرتے ہیں وہ ہاں کے سبھی ڈ ر (Subsidies) کہ د طرح استعمال کرتے ہیں او کسطرح اوں سے کو حرح کیا جاتا ہے ہر اعترض کیا جاتا ہے دو اری باری کا ام لیکر اوں گاہ ں کر جہانے کی کر ں دعوی ہے لیکن بں نہ ہوگا کہ اطرح اوں کہ جہاں ہیں سکا سرے بایو م سبیے ہا ادر) ہیں جی سے ہ چلتا ہے کہ اس اسوسی ایشن بہ ہ ر ں ر اک لاکھ ۲۰ ہزار رو حرح کیا ہے۔

ان الزامات سے بچنے کی کوشش میں ساب میں ہ کہی وہاں ایک آئٹم (Item) آفس ڈ س (Office debts) کے نام سے ہے جسکے تحت (۸ ۳۲ ... روپئے ہیں جسے ان اسوسی ایشن (Association) میں نہ پوچھا گیا کہ کس مد میں یہ رقم حرچ ہوا تو اوسکی تفصیلات دیتے ہوئے آرڈنل عرصے ہو سکتے تھے ہیں

سان کیا کہ ہم لوگوں کو ہم اگیا جس میں ہے دم صاحب نے (ہ) رو ے
درمیہ حاصل کیا پھر نے کہیے ہیں کی گرکی بی ع ی ھ د ب کہتے ابی طرح
(۲۰)

شری لکسمں کو ٹلدہ میں نے کر کیا اب نے ان تمام مصدا ب کہ مل ر
رکھنے کی اجازت دی ہے - اس لیے کہ غلط مر ہے ں (Interpretation) ہورہا
ہے جہاں میں کرور ڈالس دس ھ ناھے وھاں مروں کو ادو میں (Advances)
دیے جاتے ھیں کچھ ہ ہ روں کے کرا کے لسلہ میں ہے ھ ہا دک مری د سا ہ دے
دے کیا - انکے نما سے ی راحہ ہے ۲۰ رو ڈاکٹڑا نما ں میں ھ ھو ھ کے ان کے
اس مو و نہ کی ٹ ہی سے ر س وب میں دیے کے ں امدں نے ا کہ
اگر اجازت ھ و ہم نعم لاب میں مل ر رکو ھا نا کی ھ یح کی ھ سکے

شری مخدوم محی الدین ہم صرف ھ ھ ہے ھیں کہ ھ مدد ر (Subsidies)
ا مسر ک د ہاں ھیں ورحس عم کے ب رہ ھاں ھیں اوہی عمد کے مت وہ
حرح کی حا میں ان لفاظ کے انھ میں ان و ر اپ کی نا ہ کرتا ھوں د کہ ان در معوں
کو ر رول میں میں شامل کیے مر و ورں ا ی ا ں (Weavers Association)
اور اوسکے ہ مروں کا حو معنا ہے وہ پورا نہیں ھ سکتا

Shri V B Raju Speaker Sir Economic policy has been brought into discussion When the mover of the amendment began starting discussion I was surprised of his support to the resolution but my suspicions became true after I have heard the speeches from hon Members on the other side I do submit that this side of the House differs fundamentally on the economic pattern that the Opposition Members suggest By employing large scale machinery we do not want to disturb the villagers and make the men idle and the hands idle I know how in certain countries where large scale machinery was employed and when unemployment has sprung up it was tackled Defence industries were opened and the unemployed were sent to the war front as cannon fodder If this is the way of solving unemployment ?

Shri V D Deshpande That is not our pattern

Mr Speaker He never said so

Shri V B Raju I hope the hon Member will not feel a guilty conscience about it

That his been the iolc pliycd till now i i thi name of mechini cal revol ition ind industiial revolut on Ihcic ue tiemendous contradictions on oie side pictcidii g ti help th cottige indus try ind the poor we veis i id en the othei miking it conditional thit la ge sc le industr es h uld not le effected I can under stand the word ieliencl ment b t I cinnot undcistind the con tinued pleading for the sike f lrge scile industiy and the capi talists In th s itself t is evident thit the supp it thit his been rendered is out of expediency I could catch the word interim support because the weivers today foimed a tiemendous force through their organisat on and the opp sition wants to exploit thit force This sort of expression in th s II ise making contradictions in l not being real ibout is wh it I object to They speak that Police Men h ould weir hindloom cloth ind Government officers and officials must be supplied with handloom cloth and so on I am putt ng on khidi My hon friend will not put on handloom cloth it least ind he pleids for other (Hear Hear Applause) This is the pl il sophy tl at they wint to inject to others ind not themselves I do not like to mix up politics with this but I have been dragged into it If I do not answer it will be taken thit the allegitions ire iccepted I would not accept it all ind I am not prep ired to iccept them The economy that we idvocate is i decentralised economy If you accept that you ire with us if you do not iccept we agree to d sagree

We would not make the human being subservient to the ma chine I do not want to call machine and muscle but I rather call it machine and mind I would not like concentiition of this human power in a limited spice and concentiation of all the power in the State or a corporation oi i small sector This is what I and my party—the party in power iesist We would like as far as possible that human initiative human endeavour and human Variety should play their part Democracy lies in variety What is democracy? It is minimum agreement among divergent forces It is not the monolythic type by meie propagandi by coercion by threat that votes are collected Any amount of teiminology used will not make the pictuie real The fundamental of demo cracy is unity in diversity That is what this party the paity in power aspired for

Shri V D Deshpande That is an old philosophy

Shri V B Raju Whether it is old or new that is what we strive for Marriage is an old custom Family is the oldest institution Are my hon friends prepared to shatter the family? Family itself is a vested interest my wife my daughter my son my house can it be destroyed? It can be controlled economy anywhere whether it is in India or Russia or anywhere Human beings cannot be put in to moulds and taken out as bricks and tiles We can control their vagaries if they go out of the track if not in a particular generation the other generation can set it right

Anyhow without going further into that I would like to appeal to the House to reject the amendments brought in as they do not fit in the picture We have tried to make it simple and requested the Government of India to reserve those Dhoties and Sarees exclusively for handloom industry It is not for the handloom worker alone it is for the industry as such We want to preserve this industry In spite of the opposition we want to preserve this pattern and it is the backbone of our villages Cloth is essential for life next to food and cloth *must be produced in the village* It must be produced from the cotton that is produced there This sort of self sufficient economy we would like to achieve in our village This is our conviction It is not for expediency that we speak

Coming to the other amendments about price much has been said that we are importing foreign cotton and that is the reason for increased prices I would like to tell the House that the requirements of the Indian Mills is 42 lakhs of bales of cotton Out of that 30 lakhs of bales are available locally only 12 lakhs of bales are imported That imported cotton is long staple cotton Through that long staple cotton the yarn that is produced is of higher counts and our weavers do not want higher counts They want medium or coarse counts and 90 per cent of that is got from local cotton I have already indicated in my opening speech that the increased cost of yarn is due to the process of handing over yarn to weavers *i e* packages stamping reeling etc So much process is there and the increased cost is due to that Weavers locally are not using fine or superfine counts at all It is mills alone that use them There is no question of fixing the price at 1947 level I could understand if it was 1939 or 1945 level for the prices to be pegged up and I am not sure whether the prices now are higher than in 1947 *i e* market prices and th prices are controlled The price of cloth and price of

yarn are being controlled and naturally the Government of India would look to the price of cotton and cost of production and then alone prices would be fixed

About other amendments I said when I moved the resolution that there is no excise duty and cloth is exempt from sales tax up to Rs 3 per yard One of the hon Members is as much concerned with the industry more than the mover has said much about the privileges that are given like the sales tax and house tax etc All these things can be put in a big charter and represented as a memorandum (Laughter) One must be realistic What we want to achieve today is the specific reservation of dhoties and sarees between 44 and 54 and within 20 to 80 counts for the handloom industry It is a specific thing It urges also to compel the mills to produce yarn that will be supplied to weavers through local or desi cotton and 60 or 80 counts and below 80 counts should not be produced with imported cotton but should be produced with desi cotton It is a specific resolution that has been brought in Much may be said as something like information to the people outside this House That is a different thing hon Members on this side as well as that said expressed the view that weavers are in misery Anybody could say a lot in their favour but what exactly can be done by the Central or State Governments is the point for consideration The State Government has done I do not say its best but whatever it could do it has done it has provided 13½ lakhs as loan to the Central Weavers Organisation in which 80 per cent of the weavers are members Further the Government has promised to consider to lend 3 lakhs of rupees more and if finances permit even further relief can be given It is not for any political expediency that the Government is looking for As a matter of fact a Co operative Organisation for weavers has come into being only after the Police Action It was not there before that and it has expanded by leaps and bounds and I have no doubt that it will further thrive

In view of what I have said I would request the hon mover of the amendments to withdraw them bearing in mind the assurances that I have given on behalf of the Government that it considers to provide all facilities and assistance to weavers with due sympathy consistent with resources available

Mr Speaker I shall now put the amendment to vote The question is

That in line 21 of the Resolution the full stop after the word industry at the end be deleted and the following words and figure namely

and it the price level of 1947
be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

There are so many paragraphs in the next amendment I think it will be better if I take it paragraph by paragraph

Shri V B Raju The whole is one amendment and there are no clauses or sub clauses

Mr Speaker The thing is that each paragraph contains a principle and some hon members may agree with some and may disagree on the others

Shri Jagannath Rao Chanderki I submit that the entire amendment should either be agreed in whole or rejected in whole

Mr Speaker As I said as so many principles are involved I would take them paragraph by paragraph

The question is

The following paragraph namely

At the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of aforesaid measures

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That the following paragraph namely

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad as concerned to take the follow ng steps to safe guard the interest of the handloom weavers *viz*

(i) That instead of entirely depending on the imports from Dollar Sterling area of high prices other avenues should be utilised to meet ou needs of long staple cotton

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(2) That yarn produced in our country being short of our own needs should on no account be exported

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(3) (a) That the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military police and postal departments and supplying municipal employees through corporation Municipalities and Panchayat Boards and by arranging for barter agreements with countries traditionally using our handloom production For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted consisting of representatives of weavers co operatives and other weavers organisations master weavers and handloom factory owners and handloom workers unions

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(b) The Government should help the Co operative Societies to sell the cloth on hand at prices within the reach of the ordinary Indian consumer by subsidising the Societies for losses incurred by on such sales

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely,

(4) That with a view to organise this industry and to standardise production Government should take immediate steps to bring all weavers into co operative societies and that for his purpose Government should advance loans of at least a minimum of Rs 50 to each weaver to enable him to join Societies and also

advance loans directly to the primary Co operative Societies to the extent necessary

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(5) Government to give subsidies to such handloom factories as are deserving urgent help for restarting work

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

Shri V D Deshpande Speaker Sir I beg leave of the House to withdraw this portion of my amendment namely

That the following namely

(6) That Excise Duty and Sales Tax on handloom cloth should be removed completely

be added to the resolution

This portion of the amendment was by leave of the House withdrawn

Mr Speaker The question is

That the following namely,

(7) That handloom workers should be exempted from house tax

be added the resolution '

THE MOTION WAS NEGATIVED

Shri V B Raju There is my amendment Sir

Mr Speaker Yes The question is

That in lines 2 and 3 of the resolution the following words namely

and sarees' be deleted

THE MOTION WAS ADOPTED

Now I shall put the resolution as amended to vote

The question is

'This House while welcoming the Government of India's decision to reserve 40% of production of dhoties for handloom industry strongly urges that in order to provide a stable market for the country's most important and biggest cottage industry i e handloom weaving on which one million men and women of this State subsist the weaving of all dhoties and sarees woven from cotton yarn of 20 to 80 counts should be reserved exclusively for the handloom weaving industry in the country This House is further of opinion that in order to implement this reservation effectively the Government of India should take suitable steps to prevent the mill industry from by passing the rule by producing cotton cloth woven from cotton yarn 20 to 80 counts whose width is 44 to 54 and which can be used by employing some devices of colouring and bordering as dhoties and sarees This House also strongly urges the Government of India to take suitable steps as may be necessary to produce and make available the requisite qualities and quantities of yarn manufactured out of Indian cotton to the handloom industry

THE MOTION WAS ADOPTED

7 p m The House then adjourned till Half past Two of the Clock on Wednesday 17th December 1952

CORRIGENDUM

Vol No	No	Date of Proceedings	P No	Line	For	Read
1	2	3	4	5	6	7
III	21	16th Dec 1952	1496	20 21	بہرصورت میں یہ عرض ہے صوبہ ہمارے کر اسے ہ ہوں کہ و ہے اوس (اس ہمارے و ہے ہ وس ہ ہے اور اوس ہ ہے)	(اس ہ ہے اور اوں اور تمام ما ی ہ ہے ور تمام ی جماعتوں کسہ رف سے ہ دوں کی طرف سے ہیں یہ عرض کرتا ہیں یہ چھ ہوں) کی جاہتا ہوں کہ اہ رب ہے